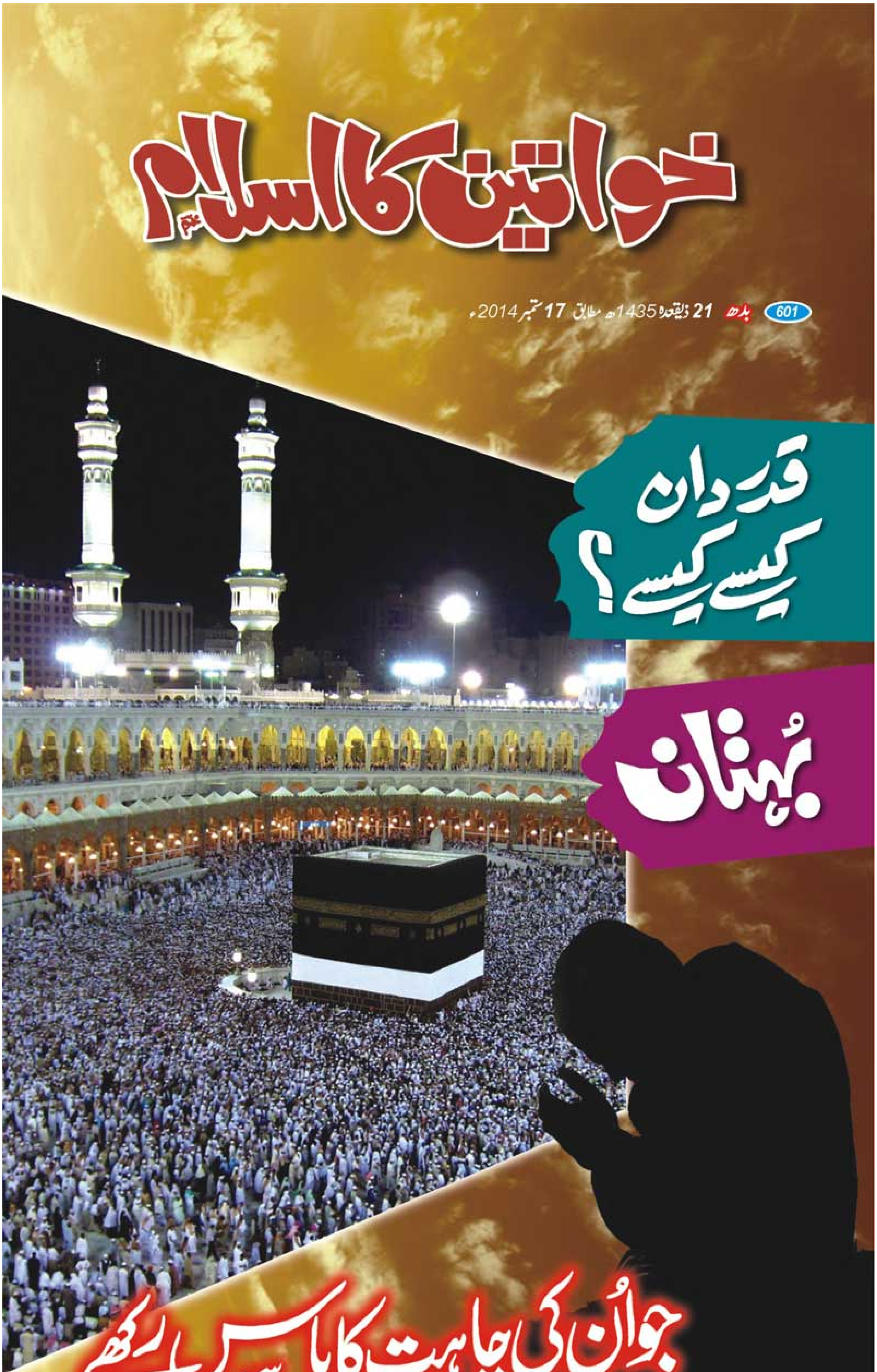


خواتین کا اسلام
601 بدھ 21 ذیقعدہ 1435ھ مطابق 17 ستمبر 2014ء
قدردان کیسے کیسے؟
بہتان
جو اُن کی چاہت کا پاس رکھے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

القرآن

اللہ کی نشانیاں

اے اولادِ آدم! تحقیق ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانپے تمہاری شرم گاہیں اور اتارے آرائش کے کپڑے اور لباس پرہیزگاری کا، وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ نشانیاں ہیں اللہ کی قدرت کی تاکہ وہ لوگ غور کریں۔ (سورۂ اعراف: 26)

الحدیث

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا باعثِ برکت ہے۔ میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ اور منہ دھونا باعثِ برکت ہے۔

(جامع ترمذی)

پیاوِ سحر

محبوب کا بُلاوا

ایک بار پھر حج کا موسم آ گیا! جن عشاق کو محبوب کا بلاوا آ گیا، وہ جوق در جوق سوئے حرم روانہ ہو رہے ہیں...... لبیک اللّٰھم لبیک کے زمزمے چہار دانگِ عالم میں گونج رہے ہیں...... کبھی آپ نے غور کیا کہ ارکانِ اسلام میں حج کس چیز کا اظہار ہے؟...... حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ حج نمونہ ہے عشق اور محبت کے اظہار کا...... جیسا کہ نماز نمونہ ہے خاص نیاز مندی اور عبدیت کے اظہار کا...... بندوں کا تعلق حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ ان دونوں جہات سے ہے، بندگی کا بھی اور عشق و محبت کا بھی...... عشق و محبت کا خوبصورت مظہر حج ہے...... گھر بار چھوڑ، عزیز و اقارب سے منہ موڑ اس کوچۂ یار کی طرف جانا ہے اور کس طرح؟...... بال بکھیرے، میلے کچیلے، نالہ و فریاد کرتے ہوئے یعنی بقول شاعر۔

دوست آوارگی ہمی خواہد رفتنِ حج بہانہ افتاد است

محبوب آوارگی کا نظارہ دیکھنا چاہتا تھا تو حج کے سفر کو اس کا بہانہ بنا دیا!

صعوبتیں جھیلتے 'میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں' کی صدائیں لگاتے عشاق وہاں پہنچتے ہیں تو جوش و سرمستی اور تڑپ و بے قراری کے ایسے روح پرور مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں، جس کی منظر کشی کے لیے زبان گم صم اور قلم لکھنے سے قاصر ہے...... ایک دل کھویا ہوا جب محبوب کے در پر پہنچ جاتا ہے تو اس پر کیا گزرتی ہے؟ یہ کیفیات الفاظ میں بھلا کوئی کیسے بیان کرے؟...... غم کے مارے، محبوب کے گھر کو تکتے تکتے ساری کائنات کو حتیٰ کہ اپنا آپ بھول جاتے ہیں...... مگر وہ کوئی عام گھر تو نہیں، وہ تو تجلیاتِ الٰہی کا مرکز ہے...... بالآخر مشتاق نگاہیں جھک جاتی ہیں اور ایک سیلِ رواں اشکوں کی صورت جاری ہو جاتا ہے۔

تابِ نظارۂ معشوق کہاں عاشق کو غش نے موسیٰ کو سرِ طور سنبھلنے نہ دیا

پھر ایک پل صبر نہیں ہوتا...... لڑکھڑاتے قدم آگے بڑھتے ہیں اور بے تابانہ غلافِ کعبہ سے چمٹ کر ایسے دکھڑے روتے ہیں، جیسے کوئی کھویا ہوا بچہ اپنی ماں سے مل جائے تو دامن پکڑ کر بلکتا ہے......

پائمال کر گیا ہے کوئی دل کو راہ میں آنکھوں کا مل رہے ہیں کسی نقشِ پا سے ہم

طواف کی ابتدا حجر اسود کے بوسے سے ہے اور ایک حدیثِ پاک میں اسے حق تعالیٰ شانہٗ کے دستِ مبارک سے تعبیر کیا گیا ہے...... یعنی حجرِ اسود کا بوسہ گویا کریم آقا کی دست بوسی ہے!

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی اُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارِ وَذَاالْجِدَارَا
وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَا

میں جب لیلیٰ کے شہر پہنچتا ہوں تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو، کچھ شہر کی محبت نے میرے دل کو فریفتہ نہیں کیا ہے، بلکہ اس کی محبت کی کارفرمائی ہے جو شہر کے رہنے والے ہیں!

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود پر اپنے لب مبارک رکھے اور بہت دیر تک رکھے اور آنسو جاری تھے...... اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کھڑے رو رہے ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی جگہ ہے جہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔

زمیں تک مرے آنسو آنے لگے فلک تک مرے نالے جانے لگے

سارے مناسکِ حج دیکھ لیجیے...... ہر منسک سے عشقِ حقیقی کی خوشبو پھوٹتی ہے...... صفا مروہ، پھر مکہ سے منیٰ جانا، وہاں سے عرفات کا بیابان، پھر مزدلفہ، وہاں سے پھر منیٰ، منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر پھر واپس منیٰ لوٹنا...... اک اضطراب، اک بے چینی ہے اور کس چیز کی تلاش میں؟...... جی ہاں ایک دوست کی چاہت تو صرف دوست کی رضا ہے...... مگر صرف مناسکِ حج مکمل کرنے سے یہ مقصود حاصل نہیں ہو جاتا...... ابھی تو عشق کے امتحاں اور بھی ہیں...... ابھی ایک اور عشق کی منزل سے گزرنا ہے...... ابھی محبوب کے سب سے پیارے، سید البشر فداہ امی وابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ جانا ہے...... جن کے مبارک چہرے کی برکت سے کفر و شرک کی ہر اندھیری بستی جگمگا اٹھی...... ہاں وہی جن کی اتباع پر ہی ربِ دو جہاں کی محبت کا وعدہ ہے...... قل ان کنتم ...... الخ" آپ فرما دیجیے کہ اگر تم خدائے تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو، خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں" (بیان القرآن)

تو اے عشق کی راہ کے راہی!...... اب اپنے جنون کی تکمیل تمام ادب سے قدم اٹھا اور...... چل اب سرکار کے مدینے چل...... والسلام

مدیرِ اعلیٰ: مفتی فیصل احمد | مدیر: انجینئر مولانا محمد افضل احمد خان | مدیرِ مسئول: محمد فیصل شہزاد

"خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983

خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرِ تعاون اندرونِ ملک: 600 روپے، بیرونِ ملک: 3700 روپے



قسم پوری کرنے کا عجیب واقعہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص کی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ آخر بڑھاپے میں لڑکی پیدا ہوئی۔ فرطِ سرور میں یہ قسم کھا بیٹھا کہ میں اسے دونوں جہاں کی دولت دوں گا۔ کہنے کو تو کہہ دیا مگر جب لڑکی بڑی ہوئی تو نہایت فکر پیدا ہوئی کہ میں کیا اور میری ہستی کیا۔ دو جہاں کی دولت میں کس طرح اپنی لڑکی کو دے سکتا ہوں۔ ایسی پریشانی میں مختلف علماء کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں کیا کروں کہ اپنی قسم پوری کر سکوں؟ کہیں سے جواب نہ ملا۔ جب امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ تیری قسم پوری ہو سکتی ہے۔ تو اپنی دختر کو قرآن مجید کی تعلیم دے پھر رخصتی کے وقت اس کو قرآن مجید دے کر رخصت کر دے۔ قسم ہے اللہ کی! تو نے دونوں جہاں کی دولت اپنی بیٹی کو دے دی اور تو قسم سے بری ہوا۔ [احسن المواعظ] ﴿انتخاب: شمیم اختر شمی۔ علی پور﴾

سانپ کے بچے وفادار نہیں ہو سکتے:

برے دوست کے ساتھ دوستی نہ کریں اور اپنے نسب کو دھبہ نہ لگائیں، کڑوا کنواں کبھی میٹھا نہیں ہو سکتا، چاہے تم اس میں لاکھوں من گڑ ڈال دو۔ کوے کے بچے کبھی ہنس نہیں بنا کرتے، چاہے تم ان کو موتیوں کی غذا کھلاتے رہو۔ سانپ کے بچے وفادار نہیں ہو سکتے، چاہے چلو میں دودھ لے کر ان کو کیوں نہ پلا دو۔ حنظل کبھی تربوز نہیں بنتا، چاہے اس پھل کو تم مکہ ہی کیوں نہ لے کر چلے جاؤ۔ [بحوالہ: بکھرے موتی]

﴿ن۔ب۔ خویشگی۔ خیبر پختونخوا﴾

پنجابی مولویؒ:

حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمہ اللہ حدیث کی تعلیم کے لیے امام الہند مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت گنگوہی رحمہ اللہ بیمار تھے اور پڑھانے کے قابل نہیں تھے۔ انہوں نے آنے والے طلبہ سے فرمایا کہ میں بیمار ہوں، پڑھانے کے قابل نہیں ہوں۔ اس لیے جہاں مناسب سمجھو چلے جاؤ اور اپنا قیمتی وقت بچالو۔ تمام طلبہ چلے گئے، لیکن حضرت حسین علی رحمہ اللہ وہیں رہے اور برابر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی خدمت کرتے رہے۔ انہوں نے ایک دن فرمایا:

"پنجابی مولوی! تمام طلبہ چلے گئے ہیں، تم بھی کسی اور جگہ چلے جاؤ، ورنہ تمہارا سال ضائع ہو جائے گا۔" حضرت حسین علی رحمہ اللہ نے فرمایا: "استادِ محترم! استادوں کی خدمت سے سال ضائع نہیں ہوا کرتے، میں آپ کی خدمت کرتا رہوں گا۔"

آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت گنگوہی کو شفا دے دی تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسین علی سے فرمایا: "پنجابی مولوی لے آ کتابیں، میں تجھے اس طرح پڑھاؤں گا کہ دنیا تیرا نام یاد رکھے گی۔" اس ولی اللہ کی زبان سے نکلا ہوا جملہ حقیقت بن گیا اور حضرت حسین علی رحمۃ اللہ علیہ رئیس المفسرین، امام الموحدین بن گئے۔ انہوں نے واں بھچراں کے جنگل میں قرآن کے عاشقوں کا میلہ لگایا۔ ان کے شاگردوں میں بڑے بڑے باکمال علما پیدا ہوئے، جن سے توحید و سنت کی تعلیم عام ہوئی۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان جیسے عالم دین انہی پنجابی مولوی کے شاگرد تھے۔ ﴿اخت مولانا عبید الرحمٰن ہاشمی۔ شجاع آباد﴾

نہ یوں گفتار دل آویز کرنا

رہِ دنیا میں خود کو تیز کرنا
معاصی سے مگر پرہیز کرنا
زمانہ ظلم کی دے گا مثالیں
نہ خود کو پیروئے چنگیز کرنا
بظاہر بولنا انگلش الگ بات
بباطن خود کو مت انگریز کرنا
جو چاہو سرخروئی راہِ حق میں
لڑائی نفس سے خونریز کرنا
بڑھے رفتار نامحرم کے دل کی
نہ یوں گفتار دل آویز کرنا
بڑھانا حوصلہ کھلتی کلی کا
نہ توہینِ گلِ نوخیز کرنا
اگر بننا ہے حافظ اور سعدیؔ
تو نقلِ رومی و تبریز کرنا
رسائی کیوں نہ ہو بابِ اثر تک
اثرؔ نالہ اثر انگیز کرنا

اثر جونپوری

کچا مکان:

ان کا گھر کچا تھا۔ بارش کا موسم تھا۔ جب بارش آتی تو گھر کئی جگہ سے ٹپکنے لگتا اور دیواریں خراب ہو جاتیں۔ وہ ہر سال اس کی مرمت کراتے۔ ان کے ایک بہت ہی ہونہار شاگرد تھے۔ ایک روز انہوں نے اپنے استادِ محترم سے کہا: "استاد جی! آپ ہر سال مکان کی مرمت کراتے ہیں۔ اس طرح ہر سال پیسے خرچ ہوتے ہیں اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے، کیوں نہ آپ اس کو پکا بنوالیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی طاقت تو دی ہے۔ اس طرح ہر سال پیسے خرچ کرنے سے بچ جائیں گے۔"

استاد نے اپنے ہونہار شاگرد کی بات سنی تو بولے: "واہ واہ! آپ نے کیسی عقل کی بات کی، ہم نے تو ساری عمر گزار دی، بوڑھے ہو گئے اور یہ بات سمجھ میں نہ آئی۔" استاد صاحب نے جب بار بار یہ الفاظ فرمائے تو شاگرد بہت شرمندہ ہوئے۔ آخر بولے:

"میں تو یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آخر مکان کو پختہ نہ کرانے میں کیا حکمت پوشیدہ ہے؟ مجھے بھی وہ حکمت معلوم ہو جائے۔" اب استاد صاحب نے فرمایا: "ٹھیک ہے آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں۔" یہ کہا اور شاگرد کا ہاتھ پکڑا اور مکان کے دروازے پر لے آئے پھر فرمایا: "دیکھو اس گلی میں دائیں بائیں، آگے پیچھے کوئی پکا مکان نظر آتا ہے؟" شاگرد بولے "جی نہیں۔" اب استاد صاحب نے فرمایا: "میرے سارے پڑوسیوں کے مکان کچے ہیں۔ گلی میں اکیلا میں پکا مکان بنواتا کیا اچھا لگتا؟ اتنی طاقت مجھ میں نہیں کہ تمام پڑوسیوں کے مکان پکے بنواسکوں۔ اس لیے میں نے اپنا مکان پکا نہیں بنوایا کہ میرے پڑوسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔"

یہ استاد تھے مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ اور شاگرد تھے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ۔

﴿بنت خواجہ عزیز الرحمٰن۔ شجاع آباد﴾

بہتان کے نقصانات

☆ کسی پر بہتان لگانا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ملائکہ مقربین کی ناراضگی کا باعث ہے۔
☆ لوگوں پر بہتان لگانے والے کو سماج اور معاشرے میں ناپسندیدہ اور بے وقعت سمجھا جاتا ہے۔
☆ بہتان تراشی سے ایک اچھا خاصا بہترین معاشرہ فساد اور برائی میں مبتلا ہو کر رہ جاتا ہے۔
☆ بہتان تراش شخص اپنی نظروں میں گر جاتا ہے، نیک بختیوں و سعادتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔
☆ بہتان تراشی ایک مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے یہ تو منافقین کا شیوہ و عادت ہے۔
☆ بہتان حق کو باطل اور باطل کو حق کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بے گناہ اور معصوم شخص کو مجرم و گنہگار اور مجرم کو بری ثابت کرنے کی مذموم اور ناکام کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ﴿نضرۃ النعیم﴾

جو اُن کی چاہت کا پاس رکھے

ساجدہ بتول

رات کا وقت تھا۔ وہ سجدے میں گرا تڑپ رہا تھا۔ "خدائے پاک! تجھے تیری عظمت کا واسطہ! تجھے تیرے جلال کا واسطہ! تجھے تیری کبریائی کا واسطہ! تجھے تیری بزرگی کا واسطہ! تجھے تیری بنائی گئی تقدیر کا واسطہ! تجھے تیرے حسن وجمال کا واسطہ! مجھے بلالے، بلالے اپنے دَر پہ، خدایا بلالے۔ میں بے چین ہوں، بے تاب ہوں، عرصۂ دراز سے دعائیں مانگ رہا ہوں، اب تو میری آہ وزاری پر رحم کھالے نا مولا، میں نے تو سنا تھا تیرا حرم اور تیرے نبی ﷺ کا روضۂ مبارک دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کے دل میں شوق ہو۔ میں بھی تو شوقین ہوں، اگرچہ میری جیب خالی سہی مگر دل تو شوق سے بھرا ہوا ہے ناں! ربا بلالے...... بلالے...... بلالے۔"

بستر پر لیٹا عرفان حیرت سے باپ کی یہ آہ وزاری سن رہا تھا۔ یہ روز کا معمول تھا۔ پچھلے دس سال سے وہ یونہی دعائیں مانگتا چلا آرہا تھا اور پورے دعوے سے اکثر کہتا تھا کہ دیکھنا میری دعائیں رنگ لائیں گی، مجھے حج کی سعادت ضرور نصیب ہوگی۔ عرفان اور اس کی ماں کے ساتھ ساتھ سبھی گاؤں والے بھی اس کی اس بات پر ہنستے تھے۔ "بھلا یہ منہ اور مسور کی دال!"

پاکستان سے حج کا سفر تو یوں بھی دوسرے ممالک کی نسبتاً خاصا 'سستا' ہے، جہاں دوسرے ممالک میں حج کے دنوں میں پروازوں کا ریٹ گھٹا دیا جاتا ہے، کمال مہربانی سے پاکستان میں بڑھ جاتا ہے۔ آخر اسلام کے نام پر حاصل کیا جانے والا ملک جو ٹھہرا۔ کرمو کی جیب خالی تھی، بیوی بیمار تھی، عرفان حال ہی میں ایف اے کر کے فارغ ہوا تھا اور بی اے پرائیویٹ کی تیاری کا ارادہ رکھتا تھا۔ گاؤں کے بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اپنی پڑھائی کا خرچ نکال رہا تھا۔ کرمو چودھری صاحب کے گھر میں کام کر کے دو وقت کی روٹی کا بندوبست کرتا تھا۔ ان حالات میں بھلا وہ حج کو کیسے جاسکتا تھا؟

☆

"خا...... خا...... خاکے! اب پھر؟" عرفان کے ساتھ ساتھ تمام لڑکوں کی ٹولی اخبار دیکھ کر حیرت کا بت بن گئی۔ پیارے نبی ﷺ کی شان میں ایک دفعہ پھر گستاخی ہوئی تھی۔ ہر مسلمان تڑپ رہا تھا۔ خصوصاً نوجوانوں کی حالت دیدنی تھی۔ عرفان تو دیوار میں ٹکریں مارنے لگا تھا۔ "ہم بدلہ لیں گے ان ظالموں سے، نہیں چھوڑیں گے ان کو، یہ ہوتے کون ہیں ہمارے آقا ﷺ پر حرف اُٹھانے والے؟"

" صبر میرے دوست صبر......" قمر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "یوں جوش نہیں...... کوئی منظم پالیسی بناتے ہیں۔"

جلد ہی ان لوگوں نے ایک احتجاجی جلوس کا پروگرام بنالیا...... گاؤں کے لوگوں کو تیار کیا، قریب کے دوسرے دیہاتوں کی مساجد کے امام بھی ساتھ مل گئے۔ قافلے ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا، ہوتے ہوتے یہ خبر نزدیکی قصبے تک پہنچی اور آن کی آن میں سارا شہر شامل ہوگیا۔ اگلے دن کے اخبار میں بڑی سرخی تھی۔ کل بروز جمعۃ المبارک، شہر کے مرکزی چوک، چوک مصطفیٰ سے ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے میں جلوس روانہ ہوگا۔

آج سبھی مصروف تھے، کوئی بینرز بنوا رہا تھا، کوئی نعرے سیکھ رہا تھا، کوئی صورت حال کے مطابق اپنے گروپ کو ہدایات دے رہا تھا۔ ادھر چودھری صاحب کا بیٹا بھاگتا ہوا حویلی میں داخل ہوا، وہ اطمینان سے اور ہر فکر سے بے نیاز ہو کر چائے نوش کر رہے تھے۔ سلیم کے چہرے پر خوشی دیکھ کر چونکے۔

"مبارک ہو اباجان! حج کی منظوری آگئی ہے۔"

"خیر مبارک۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ صحن میں جھاڑو لگاتے کرمو نے ایک حسرت بھری نگاہ ان دونوں کے خوش وخرم چہروں پر ڈالی اور پھر آنسو اس کا چہرہ بھگونے لگے۔ جھاڑو لگاتے ہوئے بڑبڑانے لگا۔ "اللہ! تُو مجھے کب بلائے گا؟ میری کب منظوری آئے گی؟ میں تو ترس گیا ہوں، نہیں چھوڑوں گا تیری چوکھٹ نہیں چھوڑوں گا۔ میں بھی اپنی درخواست منظور کروا کر......" اس کے الفاظ درمیان میں ہی رہ گئے، کیونکہ چودھری صاحب کے موبائل کی بیل بجنے لگی تھی۔ بے اختیار ان کی طرف متوجہ ہوگیا۔

"ہاں جی السلام علیکم! خیر مبارک، ہوگئی ہے منظوری...... جی جی ہم تو حکم کے غلام ہیں فرمایئے! کیا؟ جلوس رکوانا ہے، او جی گل ای کوئی نئیں...... ویسے کس کا آرڈر ہے؟ اوا چھا اچھا! جی میں ابھی کچھ کرتا ہوں، آپ فکر نہ کریں۔"

کرمو اپنی آرزو بھول کر یک ٹک خلا میں دیکھے جارہا تھا، فقط ایک جملہ ذہن میں گردش کر رہا تھا۔ "جلوس رکوانا ہے...... جلوس رکوانا ہے......" آخر کیوں؟ ان کو خدا کا خوف نہیں، پیارے نبی ﷺ کی محبت کا ان کو پاس نہیں؟ پھر کیسا حج اور کہاں کے عمرے؟ یہ تو فقط دکھاوا ہوا......" وہ سوچتا چلا گیا۔

چودھری صاحب سیاست میں تھے...... اکثر و

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

صراطِ مستقیم پیکیج



اِستشارہ و اِستخارہ

☆ آپ بیتی ☆ معیار محبت
☆ باہمت خواتین ☆ مالداروں سے محبت
☆ تنبیہات ☆ ملاقات اور ٹیلی فون کے آداب
☆ جامعۃ الرشید ☆ مسجد کی عظمت
☆ جشن آزادی ☆ نسخۂ سکون
☆ شکر نعمت ☆ صفات القرآن
☆ سیاسی فتنے ☆ علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا
☆ شامت اعمال ☆ گلستان دل
☆ مدارس کی ترقی کا راز ☆ بسنت کیا ہے
☆ مسلم خوابیدہ ☆ عیدی
☆ معاشرت کے آداب

اصل قیمت ~~900~~ روپے
رعایتی قیمت 500 روپے

منی آرڈر روانہ فرمائیں
ڈاک خرچ مفت

کتاب گھر

السادات سینٹر بالمقابل دارالافتاء والارشاد ناظم آباد نمبر 4، کراچی 75600
فون: 021-36688747,36688239 ایکسٹینشن: 211 موبائل: 0305-2542686

مصنوعی خوشبو اور کیمیکل سے پاک اورگینک آئل ہی جلد کی حفاظت کرتے ہیں

100 HERBS

اورگینک سلمنگ آئل

وزن گھٹائیں سب کچھ کھائیں

بس اورگینک سلمنگ آئل لگائیں اور ہر قسم کے موٹاپا سے نجات پائیں یعنی جسم کے جس حصے کا سائز کم کرنا ہو بس آئل لگائیں اور سلم سمارٹ نظر آئیں موٹاپا ایسا مرض ہے جو خاموشی سے کسی علامت کے بغیر حملہ آور ہوتا ہے اور مریض کو اس کا علم تب ہوتا ہے جب شخصیت ماند پڑ جاتی ہے طبی اعتبار سے موٹاپا بذات خود ایک خطرناک بیماری ہے مگر موٹاپے کی وجہ سے دیگر بہت سی خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ لہٰذا موٹاپے کے علاج میں غفلت گویا خود کو امراض اور موت کے منہ میں دھکیلنے کے مترادف ہے موٹاپا حسن و شخصیت کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے بالخصوص خواتین اس سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں موٹاپے کی وجہ سے جسم پھول کر موٹا' بھدا اور بدنما ہو جاتا ہے۔ موٹا انسان کسی بھی محفل میں جائے تو ہر جگہ تمسخر کا نشانہ بنتا ہے موٹاپے کے باعث جسمانی کام اور ذرا سی مشقت سے سانس پھول جاتا ہے طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے موٹاپے کی وجہ سے دیگر پیچیدہ امراض بھی لاحق ہو جاتی ہیں۔ ان تمام مسائل کے حل کیلئے ہنڈرڈ ہربز کے ماہرین نے اورگینک سلمنگ آئل کے نام سے ایک ایسی پروڈکٹ متعارف کروائی ہے جو بین الاقوامی معیار کو مدنظر رکھ کر انتہائی محنت سے تیار کی گئی ہے جسے ہزاروں لوگوں پر استعمال کروایا گیا اور سو فیصد یقینی نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اس آئل کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ ہر قسم کے کیمیائی اجزاء سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ ہر موسم میں خواتین و حضرات بلاخوف استعمال کر سکتے ہیں۔ جسم میں فالتو چربی کو تحلیل کرتا ہے بالخصوص زچگی کے بعد اگر پیٹ یا جسم بڑھ جائے تو اس آئل کا چند دن مستقل مزاجی سے استعمال جسم کو خوبصورت اور سمارٹ بنا دیتا ہے، آپ بھی اورگینک سلمنگ آئل پر بھروسہ کریں اور غیر ضروری فاقہ کشی کے بغیر اپنے جسم کو خوبصورت اور سمارٹ بنائیں۔

نوٹ: 5 منٹ سے زیادہ مساج نہ کریں۔ 10 منٹ میں یہ آئل اورگینک ہونے کی وجہ سے جلد میں جذب ہو جاتا ہے اور کپڑوں کو نہیں لگتا۔



Rs. 599 (200 ml)

100 HERBS

اورگینک پین ریلیف آئل

جوڑوں کے درد کا مستقل علاج

جوڑوں کے درد کا مستقل علاج ممکن ہے، انسانی جوڑوں میں موجود روغنی رطوبات ان کیلئے گریس کا کام کرتی ہے جب یہی رطوبت سرد خشک موسم یا سرد خشک اشیاء کے بکثرت استعمال سے خشک ہو جاتی ہیں تو جوڑ سخت (پتھریلے) ہو جاتے ہیں۔ حرکت کرنے پر آپس میں رگڑ پیدا ہوتی ہے۔ جس سے شدید درد اور تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ انسان اپنے معمولات زندگی بھی صحیح طور پر انجام نہیں دے پاتا حتیٰ کہ نماز جیسا اہم فریضہ ادا کرنے میں بھی انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے بعض اوقات جوڑوں کی رطوبت اس قدر خشک ہو جاتی ہے کہ اس خلا کو پر کرنے کیلئے جسم کی دوسری رطوبات اس جگہ جمع ہو جاتی ہیں جس کے باعث درد کے ساتھ سوجن اور سوزش خاص کر گھٹنوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کوئی بھی پین کلر دوائی کھانے سے درد تو فوری طور پر کم ہو جاتا ہے لیکن چند گھنٹے بعد جونہی دوائی کا اثر ختم ہوتا ہے درد اسی شدت سے دوبارہ ہونے لگتا ہے اسی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے **100** ہربز کے ماہرین نے بیرونی استعمال کیلئے آرگینک پین ریلیف آئل تیار کیا ہے اس میں شامل روغنی اور غذائی اجزاء جوڑوں میں جذب ہو کر رطوبات کو مکمل کرتے ہیں اور چند دن کے استعمال سے نہ صرف درد سے مستقل نجات ملتی ہے بلکہ سوجن بھی ختم ہو جاتی ہے نیز یہ آئل کمر درد، پنڈلیوں کے درد، مہروں کے درد، عرق النساء میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آپ بھی آزمائیں اور صحت کی بہاروں کو واپس لائیں، مایوسی گناہ ہے یقین شرط ہے۔



طریقہ استعمال: چند قطرے روزانہ **2** مرتبہ استعمال کریں

Rs. 499 (100 ml)

اورگینک ہیئر آئل

بال اُتنے بڑھائیں ..... جتنے آپ چاہیں

5 دن میں خشکی' سکری اور خارش ہمیشہ کیلئے ٹھیک کر دیتا ہے۔ **10** دن میں بال جھڑنا بند ہمیشہ کیلئے۔ بال گھنے، مضبوط، لمبے، ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ بال دومونہے ہونے سے بچاتا ہے۔ خاص کر نوجوان **Gell** استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے خشکی ہو جاتی ہے۔ ان کیلئے بہت زیادہ مفید ہے۔ جو خواتین بال سپرے یا ڈائی کرواتی ہیں ان کے بالوں کی ساخت خراب ہو جاتی ہے اور بال کھردرے ہو جاتے ہیں۔ اور بالوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان تمام مسائل کے حل کیلئے بہت زیادہ مفید ہے۔ اورگینک ہیئر آئل استعمال کرنے سے کنڈیشنر کی ضرورت نہیں رہتی بالوں کو وقت سے پہلے سفید ہونے سے بچائے۔



طریقہ استعمال: خواتین ہفتہ میں **2** سے **3** مرتبہ استعمال کریں۔ مرد حضرات اس کو روزانہ معمول میں استعمال کریں۔

Rs. 230 (100 ml)
Rs. 400 (200 ml)

اورگینک باڈی شائنر آئل لگائیں

چہرہ ہی نہیں پورا جسم چمکائیں

بلیچ ملی کریموں کا استعمال چہرے کی قدرتی تازگی کے خاتمے کا سبب بنتی ہے۔ ایک مرتبہ بلیچ لگانے سے جلد پر کوئی منفی اثر نہیں ہوتا مگر بار بار استعمال کرنے سے چہرے کی جلد پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ہنڈرڈ ہربز آورگینک باڈی شائنر آئل خالص جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا موزوں ترین نیچرل آئل ہے جو آپ کے چہرہ اور جسم کو چمکدار بناتا ہے۔ چہرہ پر موجود کیل، مہاسے، چھائیاں، داغ دھبے اور حلقے ختم کرتا ہے۔ زچگی کے عمل کے بعد جسم پر پڑنے والے داغ دھبے صاف کر کے جسم کی پھر سے پہلے جیسی رنگت پیدا کرتا ہے۔ جسم یا جلد کو نرم و ملائم کرے اور جلد کی خشکی کو دور کرتا ہے جن خواتین و حضرات کی جلد پر داغ دھبے ابھی تک ختم نہیں ہوئے وہ باڈی شائنر آئل کو ضرور استعمال کریں۔ یہ آئل دھوپ' آلودگی، ڈسٹ اور میک اپ کے مضر اثرات کی وجہ سے آپ کی جلد کو خراب نہیں ہونے دیتا، ہر قسم کی جلد کیلئے موزوں ہے۔



طریقہ استعمال: چہرے پر چند قطرے روزانہ تین مرتبہ لگائیں یا رات کو سوتے وقت پورے جسم پر لگائیں۔

Rs. 350 (100 ml)

بنارس کراچی	0321-2682667	کوئٹہ	0313-8431943	چنیوٹ	0332-2544447	کوہاٹ	0333-9619536
کٹی پہاڑی کراچی	0345-8764226	مظفر آباد (AK)	0300-5211354	ہری پور ہزارہ	0311-9291710	ساہیوال	0322-9814004
طارق روڈ کراچی	0300-2548293	پشاور	0310-2020206	ایبٹ آباد	0992-335900	میاں چنوں	0300-8393627
حیدرآباد	0321-9125018	پشاور	0300-5903904	خوشاب	0305-5038040	جھنگ	0333-6756493
میرپور خاص	0307-2100345	خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ	0333-6037718	حالہ نیو (سندھ)	0301-3580511	میلسی	0300-7734614
لاہور	0300-9447446	مظفر گڑھ	0315-8701970	صوابی	0303-5208403	بہاولپور	0307-6679957
ملتان	0333-8834251	ڈیرہ غازی خان	0333-6031077	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0333-6755442	رحیم یار خان	0342-7323604
فیصل آباد	0300-6668972	چشتیاں	0321-6989035	رائیونڈ	0315-4306257	تلہ گنگ	0333-5783839
راولپنڈی	0345-7000088	گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	0334-4403452	ٹیکسلا	0322-5420834	رینالہ خورد (اوکاڑہ)	0322-6958870
اسلام آباد	0311-0981002	ہارون آباد	0333-4985886	حسن ابدال	0333-5179523	علی پور (مظفر گڑھ)	0300-7481663

اپنے علاقے کے قریبی سٹور سے طلب کریں نہ ملنے پر رابطہ کریں / ہیلپ لائن: 0333-8834251

بیشتر اس قسم کی 'نیکیاں' کماتے رہتے تھے۔ 'اوپر' کے آرڈر سے...... کبھی سیلاب زدگان کے لیے جانے والے امدادی ٹرک روک لیے جاتے، کبھی چینی اسٹاک کروانے کے لیے کسی اعلیٰ شخصیت کے دستخط چاہئیں، کبھی قریبی ریلوے کے جنکشن کے بجلی بل کی ادائیگی معاف کروانی ہے...... کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔

کیسی خواہش، کیا تڑپ اور کہاں کی آرزو...... کونسی دعا؟ وہ تو سب کچھ بھول چکا تھا۔ آنسوؤں میں شدت ضرور آ گئی تھی مگر اب کی دفعہ آنسوؤں کا سبب کوئی اور تھا۔ اُدھر چودھری صاحب نے یکے بعد دیگرے دو چار فون کھڑکائے اور پھر ہنستے ہوئے سلیم کو مخاطب کیا تھا۔ "لو جی پتا ہی صاف ہو گیا، ورنہ یہ امن کے دشمن تو نجانے کل کیا کچھ کر ڈالتے...... اب بھلا کسی کی جرأت!"

☆

رات کا وقت تھا، وہ آج بھی سجدے میں گرا ہوا تھا، وہ تڑپ رہا تھا، بلک رہا تھا، بے چین تھا، آنسو تھے کہ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے...... مگر آج دعا کی نوعیت کچھ اور تھی، آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ...... وہ...... وہ...... اس کے در پر جانے سے انکاری ہو گیا تھا۔

"نہیں مولا! تُو مجھے خوش دیکھنا چاہتا ہے تو میں تو یوں خوش نہیں...... تُو اگر میری ایک ہی تمنا پورا کرنا چاہتا ہے تو آج میری تمنا کوئی اور ہے، میری آرزو بدل گئی ہے، مگر جو ضد میں آج کر رہا ہوں وہ تو تجھے ماننا ہی پڑے گی...... میرے مالک! تُو اگر مجھے نہیں بلانا چاہتا، میں تیرا یہ حکم مان لیتا ہوں۔ یہ درد، یہ تڑپ اور یہ جدائی میں برداشت کر سکتا ہوں...... پیارے نبی ﷺ کا روضۂ مبارک دیکھے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے، مگر میرا گزارہ نہیں ہو سکتا اُن کے ناموس کو تحفظ ملے بغیر...... میری ضد مان لے مولا! تُو نے میری حج والی دعا قبول نہیں کی، کوئی شکوہ نہیں...... تُو اس کے بدلے میں میری یہ دعا قبول کر لے ناں! میری ضد مان لے ناں......! آقا ﷺ کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، ان کو بتا دے کہ تُو موجود ہے، ان کو دکھا دے کہ تیرا قہر کیسے نازل ہوتا ہے، ان کی گندی زبانوں کو بند کر دے، ان کے بدنوں کو مفلوج کر دے، مالک انہوں نے تیرے محبوب ﷺ کی ناموس کے لیے نکلنے والا جلوس رکوایا، تُو ان کو اپنے دَر سے روک دے، اپنے گھر سے روک دے، تُو نے میری وہ تمنا پوری نہیں کی، مگر میری یہ ضد تو تجھے ماننی ہی پڑے گی...... میں تیری چوکھٹ نہیں چھوڑوں گا، ان کو سزا دے، مالک سزا دے...... ان کو سزا دے دے۔"

بستر پر لیٹا عرفان کروٹ پر کروٹ بدل رہا تھا، آنسو تواتر سے اس کا تکیہ بھگو رہے تھے، شہر بھر میں نجانے کتنے ہی نوجوان تھے، جو آج بجائے بستروں کے انگاروں پر لوٹ رہے تھے۔

☆

"ابا جان! ایئر پورٹ تک جانے کے لیے میرا تو خیال ہے کرمو کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں، راستے بھر میں کھانے پانی کی خدمت اور وہاں پہنچ کر بھی اس کی ضرورت ہوگی۔" سلیم نے مشورہ دیا۔

"ہاں! ٹھیک ہے، کرمو ہمارے ساتھ جائے گا۔" چودھری صاحب بولے۔

شام چار بجے چودھری صاحب کی حج کی پرواز طے تھی اور ان سب کو صبح دس بجے ٹرمینل پہنچنا تھا۔ قریب قریب رات تین بجے وہ پجارو میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ کرمو ہمراہ تھا۔ سارے راستے وہ آنسو بہاتا رہا تھا، نجانے منظوری نہ ہو سکنے کے غم میں یا...... چودھری صاحب کے دوغلے پن اور بے حسی پر......

دل ہی دل میں وہ اب بھی سراپا فریاد تھا۔ "یا ربا! ہمارا ہے ہی کون تیرے سوا؟ ہم کس کے آگے روئیں؟ کس کو دل کا دُکھڑا سنائیں؟ تنہائی میں کس کے سامنے فریاد کریں؟" رحمت الٰہی نے جوش مارا تھا، اس کی فریاد آسمان کا سینہ چیرتی ہوئی اوپر...... بہت اوپر تک چلی گئی تھی اور پھر...... وہ ہو گیا تھا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

☆

چودھری صاحب ہنستے مسکراتے ان سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے رخصت ہوئے تھے۔ مسافروں کی قطار جہاز میں سوار ہو رہی تھی، ابھی ان کا پاؤں پہلی سیڑھی پر تھا کہ وہ پھسل کر گر پڑے، ڈیوٹی پر مامور عملے کے افراد بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف لپکے۔

☆

"حضرات! حج کے سفر پر جانے والا ایک امیدوار بوجہ بیماری اپنی سیٹ چھوڑ گیا ہے...... کوئی اس کی جگہ لینے والا ہو تو......"

اس کے آگے بھی ٹرمینل کا اسپیکر نجانے کیا کچھ کہہ رہا تھا، اسے کچھ خبر نہ تھی۔ وہ تو بس اتنا سنتے ہی اندھا دھند دوڑا تھا...... اسے پتا ہی نہ چلا کس طرح تمام مراحل طے ہوتے چلے گئے...... چودھری صاحب کے قافلے کے امیر نے چودھری صاحب کی چھوڑی گئی سیٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے اس کی ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی اور ٹھیک دو گھنٹے بعد وہ اپنی بیلٹ باندھ رہا تھا۔ چودھری صاحب کے لواحقین ان کے مفلوج بدن کو اٹھائے نزدیکی ہسپتال چلے گئے تھے۔ کیونکہ چودھری صاحب کا بایاں حصہ سر سے پیر تک بے جان لوتھڑے میں بدل گیا تھا۔ ان کے گھر والوں کو تو کچھ یاد ہی نہ رہا تھا، بجز اس آفت کے...... دوسری طرف کرمو کو اللہ رب العزت نے اپنے ہاں بلا لیا تھا۔ دور بہت دور ایک پاکیزہ شہر میں سبز جالی سے سنہری کرنیں چھن چھن کر باہر کو لپک رہی تھیں۔ جو اپنے مکین کے صرف چاہنے والوں کو ہی اپنی جانب کھینچ رہی تھیں...... ہاں...... صرف اور صرف اپنے چاہنے والوں کو!!



زیب و زینت

بیوٹیشن باجی رخسانہ ظفر

عموماً مروجہ بیوٹی پارلرز میں غیر شرعی کام اور نامناسب ماحول ہوتا ہے۔ سو دین دار بہنوں کے بے حد اصرار پر اب 'زیب و زینت' کی ماہر بیوٹیشن باجی رخسانہ ظفر صاحبہ اپنے بیس سالہ تجربے کے ساتھ اپنے گھر میں "صرف" پردہ دار بہنوں کو انتہائی مناسب معاوضہ پر وہ سہولت فراہم کر رہی ہیں جو کہ کراچی کے بہترین پارلرز میں دی جاتی ہے۔ تمام کاموں میں علماء کرام سے مشاورت کی گئی ہے، آئی برو یا ہیئر کٹنگ سمیت کوئی غیر شرعی کام نہیں کیا جاتا۔ تمام اشیاء معیاری اور امپورٹڈ ہیں اور مخصوص حالات میں گھر پر آ کر دلہن بنانے کی سہولت بھی موجود ہے!

سہولیات: تمام قسم کا دلہن میک اپ، شمری (shimry) میک اپ اور لائٹ یا ڈارک پارٹی میک اپ...... سلور اور گولڈن فیشل، ڈرائی اسکن فیشل، ایکنی اسکن فیشل (acne skin)، لفٹنگ فیشل (lifting)، فیس پالش، مینی کیور اور پیڈی کیور...... اس کے علاوہ حنا ڈائی، گرے ہیئر کورنگ، فیشن کلر ڈائی اور پروٹین ٹریٹمنٹ کے ساتھ جلد اور بالوں کی تمام ٹریٹمنٹ کی جاتی ہے۔

دلہن مہندی لگانے کا بھی اہتمام ہے

مزید معلومات اور بکنگ کروانے کے لیے رابطہ کیجیے

0315-2397921...... 0334-3224335



دین میں لچک اختیار کرنا:

سوال: آج کے دور میں جبکہ ہر طرف فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب ہے، بے دینی کا دور دورہ ہے۔ ان حالات میں کوئی مسلمان دوسرے مسلمانوں کو بالخصوص رشتہ داروں کو دین سے قریب کرنے کے لیے اپنے دین میں تھوڑی سی لچک اختیار کرلے تو اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟ مثلاً کوئی باپردہ خاتون بے دین اور بے پردہ رشتہ دار خواتین کو مانوس اور قریب کرنے کے لیے پردہ اتاردے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ (بنت حوا۔ راولپنڈی)

جواب: دوسرے مسلمانوں کو دین سے قریب کرنے اور اللہ سے جوڑنے کی فکر تو مبارک فکر ہے، لیکن ان کی خاطر کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے اپنے دین وایمان پر حرف آئے جائز نہیں۔ اپنے دین کی حفاظت ہر قیمت پر فرض ہے۔ شرعی پردہ دین کا ایک اہم اور مؤکد ترین فریضہ ہے۔ دوسروں کی خاطر پردہ اتارنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی دین دار نمازی مسلمان بے نمازوں کی خاطر نماز چھوڑ دے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے دین اور اعمال پر کاربند رہتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو تبلیغ کی جائے اور انہیں مانوس کرنے کے لیے جو جائز طریقہ ممکن ہو، اختیار کیا جائے، مثلاً حسن اخلاق کا مظاہرہ کرکے، عزت واکرام کرکے، ہدیہ پیش کرکے انہیں قریب کیا جائے، جس کی ہدایت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگی، وہ راہِ راست پر آجائے گا اور جس کی ہدایت منظور نہیں وہ کسی صورت نہیں آئے گا، خواہ اس کی خاطر کوئی نادان اپنے پورے دین سے دست بردار ہوجائے۔ دین میں مداہنت اختیار کرنے سے کسی بے دین کو ہدایت نہیں مل سکتی، البتہ اپنی آخرت کا نقصان ہوتا ہے، مزید بے دین لوگوں کے دل سے اعمال کی عظمت نکل جاتی ہے اور انہیں دلیل ہاتھ آجاتی ہے۔ (کہ مثلاً فلاں موقع پر فلاں دین دار خاتون نے بھی پردہ اتار دیا تھا) اس لیے اس سے احتراز ضروری ہے۔

طلبہ یا طالبات سے ذاتی کام لینا:

سوال: استانی صاحبہ بچیوں سے کام کرواسکتی ہیں یا نہیں؟ انہیں یہ کہہ کرکہ شاگرد ہوکر استانی کا کام نہیں کرسکتیں؟ کام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح پڑھائی کے اوقات کے علاوہ انہیں گھروں سے بلاکر کام کروانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک بیٹی)

جواب: طلبہ یا طالبات سے بقدرِ ضرورت مدرسہ کا کام لینا جائز ہے۔ ذاتی کام نابالغ بچوں سے لینا جائز نہیں، خواہ پڑھائی کے اوقات ہوں یا چھٹی کے اوقات۔ بالغ طلبہ وطالبات سے خارجی اوقات میں ذاتی کام لینا جائز ہے، وہ بھی اس حد تک کہ ان پر بوجھ نہ ہو اور وہ خوش دلی سے کردیں۔ طلبہ وطالبات کو مدرسہ کا یا اپنے اساتذہ استانیوں کا کام سعادت سمجھ کر کرنا چاہیے، اس سے ان کی تربیت بھی ہوتی ہے اور علوم میں برکت بھی۔

رخصتی سے پہلے طلاق کے احکام:

سوال: اگر رخصتی سے پہلے طلاق کی نوبت آجائے تو اس کے کیا احکام ہیں؟ مطلقہ پر عدت واجب ہوگی یا نہیں؟ (س۔ج۔ کراچی)

جواب: رخصتی سے پہلے طلاق ہونے کی صورت میں مطلقہ پر عدت واجب نہیں۔ طلاق کے فوری بعد وہ دوسرا عقد کرسکتی ہے۔ نیز اس صورت میں مقررہ مہر کا نصف واجب ہوگا۔ اور اگر باقاعدہ رخصتی نہیں ہوئی لیکن خلوت صحیحہ ہوگئی، یعنی میاں بیوی تنہائی میں ایسی جگہ ملے جہاں شوہر خاص حق زوجیت اداء کرنا چاہے تو کوئی حسی، شرعی یا طبعی رکاوٹ نہ ہو۔ ایسی خلوت کے بعد طلاق دینے کی صورت میں پورا مہر ادا کرنا واجب ہے اور عدت بھی واجب ہوگی بلکہ وجوبِ عدت کے لیے خلوت صحیحہ بھی شرط نہیں، مطلق خلوت ہی کافی ہے اور دورانِ عدت نفقہ وسکنیٰ بھی خاوند کے ذمہ ہے، البتہ خلوت صحیحہ کے بعد طلاق بائن ہی ہوگی گو کہ صریح الفاظ میں دی جائے (جماع کے بعد صریح طلاق رجعی ہوتی ہے)۔

وصیت کا مسئلہ:

سوال: ایک عورت کے خاوند، والد اور بھائی وغیرہ کی کمائی ناجائز کمائی ہے، وہ کھانا مجبوراً خاوند کی کمائی سے کھاتی ہے۔ بقیہ تمام اخراجات خود برداشت کرتی ہے۔ کیا مرنے سے پہلے وہ یہ وصیت کرسکتی ہے کہ میرے کفن دفن کے تمام اخراجات میرے ذاتی پیسے سے کئے جائیں؟ یہ بھی بتایئے بقیہ رقم کے متعلق وہ صدقہ خیرات کی وصیت کرجائے یا وارثوں کے لئے چھوڑ جائے؟ (ایضاً)

جواب: اگر خاوند کی آمدن حرام کی ہے تو اس کے مال سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ مجبوری کے تحت جو کھانا اس کے ہاں کھاتی ہیں اس کی قیمت بھی فقراء پر صدقہ کردیا کریں۔ کفن دفن کے متعلق وصیت کرجانا ضروری ہے کہ یہ ذاتی پیسے سے ہو یا چاہیں تو کفن زندگی میں خرید کر رکھیں۔ صدقہ خیرات کی وصیت کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن ساتھ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ خیرات سے مراد رسمی خیرات نہیں بلکہ مستحقین (مثلاً طلبہ، مجاہدین، یتامیٰ، بیوگان) پر یہ مال تقسیم کردیا جائے اور ضروری ہے کہ یہ پوری وصیت تہائی مال یا اس سے بھی کم ہو، لما قال صلی اللہ علیہ وسلم الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیآء خیر من ان تذرھم عالة یتکففون الناس، الحدیث. (متفق علیہ)

رَبِّ ھَبْ لِی مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (القرآن) ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔ (آمین)
اولاد نرینہ کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کامیاب علاج
یہ علاج ان لوگوں کے لیے ہے جو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں یا جن کے ہاں مسلسل بیٹیاں ہوں یا بچے زندہ نہ رہتے ہوں
کورس قیمت 4000/- روپے
تندرست بیٹے یا بیٹی کے خواہش مند حضرات پورے اعتماد کے ساتھ مکمل رپورٹ کے ہمراہ تشریف لائیں
سرپرست اعلیٰ
حکیم حافظ صفدر علی اعوان
مستورات ومردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر
حافظ دواخانہ
مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور
0300-5790946
آنے سے پہلے فون پر ٹائم ضرور لیں
صبح 10:30 بجے تا شام 7:30 بجے تک
چھٹی بروز جمعہ

میں نعت لکھوں ڈوب کے یوں عشقِ نبی میں

ہمارے بچپن میں ٹی وی کی لعنت شروع تو ہوگئی تھی، لیکن موجودہ دور کی طرح گھر گھر ٹی وی نہیں تھا۔ الحمدللہ ہمارا پورا خاندان اس لعنت سے محفوظ تھا۔ ہمارے گھر میں ریڈیو تھا جو خبروں اور معلوماتی پروگرام کے لیے کھلتا تھا۔ ابا ہمیشہ گانا سننے سے منع کرتے تھے۔ نانا ابا سمجھاتے تھے کہ گانے بجانے سے بچو، اس لیے کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ موسیقی کے بارے میں اتنی وعیدیں سنی تھیں کہ جب کہیں سے ڈھولک کی آواز آتی تھی تو دل کی دھڑکنیں اچانک تیز ہوجاتی تھی۔ اکثر و بیشتر تو میں باضابطہ اپنے کانوں میں روئی لگا کر بستر میں دبک کر لاحول پڑھتے پڑھتے سوجاتی تھی۔ مولانا یوسف رحمہ اللہ موسیقی سے بہت نفرت کرتے تھے۔ کہتے تھے: جو چیز ہمارے نبی ﷺ نے پسند نہیں فرمائی، ہمیں اس سے دل نہیں لگانا چاہیے، دل میں تو اللہ تعالیٰ کی یاد، نبی ﷺ کی محبت ہونی چاہیے، دل کو آلائشوں سے پاک رکھو، ورنہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے!

دہلی کے زیادہ تر علاقوں میں مولانا یوسف رحمہ اللہ (مفسرِ قرآن چوڑی والان والے) کے فیض کے اثرات پائے جاتے تھے۔ مرد و خواتین مولانا کے مواعظ بڑے شوق سے سنتے تھے۔ خواتین کی اکثریت ان کے ہر وعظ میں موجود ہوتی تھی۔ اسی لیے زیادہ تر گھرانے مذہبی تھے۔ بے حیائی اور برائی کی باتیں بہت کم دیکھنے کو ملتی تھیں۔ ابھی شعور بھی پختہ نہیں ہوا تھا کہ محترم مولانا کی آواز میرے کانوں میں پڑنے لگی، کیوں کہ میں اپنی دادی مرحومہ کے ساتھ ان کے ہر وعظ میں شریک ہوتی تھی۔ میرے شعور کو پختگی مولانا یوسف رحمہ اللہ کے مواعظ سے ملی۔ ایک دن مولانا صاحب گِٹے کھیلنے اور پہل دوج کے لیے واعظ فرما رہے تھے کہ میں اپنی بچیوں کو حکم دے رہا ہوں کہ وہ کھیلوں میں پڑنے کی بجائے اپنے وقت کو نماز، تلاوت اور گھر کے کاموں میں لگائیں، اپنے گھروں کی خواتین سے اچھے کام کرنا سیکھیں۔ میری دادی نے یہ سن کر مجھ سے صاف کہہ دیا کہ اب پہل دوج اور گِٹے نہیں کھیلنا۔ میں نے وعدہ کرلیا کہ اب نہیں کھیلوں گی۔ کچھ دن بعد میں نانا ابا کے گھر گئی۔ ان کے پڑوس میں میری سہیلیاں رہتی تھیں۔ میں ان کے گھر گئی تو انہوں نے کہا کہ آؤ چھت پر چل کر گِٹے کھیلتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ نہیں میں اب نہیں کھیلتی۔ مولانا یوسف منع کرتے ہیں۔ اگر میں کھیلوں گی تو اماں اور آپا مجھ سے ناراض ہوجائیں گی۔ لیکن انہوں نے زبردستی مجھے گِٹے اور گیند دے دی اور کہا کہ ان دونوں چیزوں کو اپنے دوپٹے میں چھپالو اور چپکے سے نانا ابا کی چھت پر چلی جاؤ۔ ہم چپکے چپکے تمہارے پیچھے آتے ہیں۔ میں نانا ابا کے گھر میں داخل ہوئی اور بہت خاموشی سے پورے گھر کا جائزہ لیا۔ ممانی جان باورچی خانہ میں کھانا پکا رہی تھیں۔ آپا کپڑے سینے میں مصروف تھیں۔ خالہ بیگم اور نانی اماں کمرے میں سبزی بنا رہی تھیں۔ میں بغیر آہٹ کے چلتی ہوئی سیڑھیوں تک پہنچ گئی اور آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔ چھت پر بیٹھ کر میں نے گِٹے زمین پر رکھے اور سہیلیوں کے انتظار میں گیند نکال کر ایسے ہی وقت گزاری کے لیے کھیلنے لگی۔ اچانک ہی مجھے لگا جیسے میرے کندھوں پر کوئی آ کے بیٹھ گیا۔ میں نے جیسے ہی اپنا سیدھا بازو اوپر کیا۔ مجھے خوں خوں کی آواز آئی۔ اچانک مجھے شدید خوف محسوس ہوا اور مجھے پتا چلا کہ میرے کندھے پر بندر بیٹھا ہوا ہے۔ میرا دل خوف کی وجہ سے بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اچانک ہی بندر جھکا اور اس نے میرے دائیں بازو کی کلائی پر کاٹ لیا۔ میرے حلق سے نکلنے والی چیخ بڑی بے ساختہ اور خوف سے بھری ہوئی تھی۔ میری لرزتی ہوئی چیخ نے بندر کو بھی خوف زدہ کردیا اور وہ میرے کندھے سے اتر کر دوسری چھت پر چلا گیا۔ چھت پر آنے والوں میں سب سے پہلی خاتون ممانی جان تھیں۔ پھر تو لمحوں میں چھت خواتین اور بچیوں سے بھر گئی۔ ممانی جان نے مجھ سے چیخ کا سبب دریافت کیا تو میں نے اپنی زخمی کلائی ان کے سامنے کردی۔ کلائی پر جہاں جہاں بندر کے دانتوں کے نشان تھے، وہاں سے گوشت اُدھڑ گیا تھا اور خون ٹپک رہا تھا۔ میں نے روتے روتے ممانی جان کو پوری داستان سنائی۔ وہ میری تکلیف دیکھ کر تڑپ گئیں۔ تیزی سے زینہ اتر کر باورچی خانہ میں گئیں اور کٹی ہوئی مرچوں کا ڈبہ اور ایک پیتل کا سکہ لے آئیں۔ انہوں نے مرچوں کے ڈبے کا ڈھکن کھولا تو نانی اماں کہنے لگیں۔ ''دلہن کیا کر رہی ہو؟ مرچوں سے تو زخم میں آگ لگ جائے گی؟!''

ممانی جان نے جواب دیا۔ ''مرچیں اور پیتل کے سکے کی جلن سے بندر کے دانتوں کا زہر ختم ہوجائے گا۔'' سب نے خاموشی سے ان کی بات مان لی۔ ممانی جان نے زخم پر مرچیں ڈالیں اور پھر پیتل کا سکہ زخم پر رکھ دیا۔ سکہ پر انہوں نے اپنی ہتھیلی کی گرفت کو بہت مضبوط رکھا ہوا تھا۔ زخم میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور مرچوں نے زخم میں گویا آگ لگا دی تھی۔ میں زار و قطار رو رہی تھی لیکن ممانی جان بڑی مستقل مزاجی سے میرے زخم پر اپنی ہتھیلی کا دباؤ

اگر یہ پڑھتے ہوئے خون کی بوندیں آپ کے دل سے بھی ٹپک پڑیں تو پیشگی معذرت!



ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی زندگی پر پہلی تفصیلی کتاب جس میں بہت سے حقائق آشکار ہوتے ہیں

رعایتی قیمت 270

39 رنگین تصاویر | 440 صفحات | معیاری کاغذ | دیدہ زیب ٹائٹل | اعلیٰ طباعت

ملنے کے پتے

- مکتبہ بلال، جام پور 0334-7927796
- مکتبہ عبداللہ، سرگودھا 0321-6018171
- ادارۃ الخیر، احمد پور شرقیہ 0304-6313253
- اسلامی کتب، خانہ تونسہ 0331-6464456
- ورائٹی اسٹور، ملکیار، ہری پور 0301-8145854
- مکتبۃ الامہ، نیو صادق بازار، رحیم یار خان 0321-2647131
- قاسمی بکڈپو، بہاولپور 0333-6367755, 062-2731947
- ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان 0300-7301239
- ممتاز کتب خانہ، پشاور 0314-9696344, 091-2580331
- قرآن محل، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی 0321-5123698
- مزمل کتب خانہ، اتفاق پلازہ، کمرہ نمبر 3، آرچہ، کوئٹہ 0321-8045069
- اسلامی کتاب گھر، دکان نمبر 4، شاد مان پلازہ، چنیوٹ بازار، فیصل آباد 0321-7693142
- مکتبہ نقوش اسلامی، نمبر 11، گراؤنڈ فلور، مسلم سینٹر، چوبرجی روڈ، اردو بازار، لاہور 0321-4538727

دکان نمبر 11، سلام کتب مارکیٹ، نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

رابطہ: 0314-2139797 0332-2139797

دیے بیٹھی رہیں، کچھ دیر بعد انہوں نے خالہ بیگم سے نرم کپڑے کی پٹی منگوائی اور پھر بڑے سلیقے سے سکہ پر پٹی باندھ دی۔ ایک گھنٹہ تک مجھے شدید تکلیف ہوتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ مرچوں کی شدت کم ہونے لگی۔ بندر کافی دیر تک دوسری چھت پر بیٹھا رہا اور پھر بھاگ گیا۔ اس دن سب گھر والوں نے میرے بڑے نخرے اٹھائے۔ مجھے سب نے بازار سے چیزیں منگوا کر دیں۔ رات کو اماں (دادی جان) اور ابا (دادا جان) مجھے نانا ابا کے گھر سے لینے آئے۔ انہیں کسی نے جا کر رات کو ہی بتا دیا تھا۔ ابا ڈاکٹر کے کلینک پر مجھے لے جانا چاہتے تھے لیکن ممانی جان نے انہیں یقین دلایا کہ کل جب میں دوبارہ پٹی کروں گی تو زخم خاصی حد تک مندمل ہو جائے گا۔ بندر کا کاٹا ہوا زخم ٹھیک ہونے میں ایک ہفتہ لگا، لیکن میرے دل میں ایک بات پختگی کے ساتھ بیٹھ گئی کہ اب کھیل میں اپنا دل نہیں لگاؤں گی۔ مولانا یوسف رحمہ اللہ کی آواز کانوں میں گونجنے لگتی کہ اپنا دل دنیا میں نہ لگاؤ، دین میں پختگی حاصل کرو۔ گھر والے ڈانٹتے یا غصہ کرتے تو شاید میری اصلاح کا پہلو نہ نکلتا۔ چونکہ گھر والوں نے کچھ نہیں کہا تو دل نے خود بخود شرمندگی محسوس کی۔ مولانا یوسف رحمہ اللہ کے مواعظ میرے لیے کسی اعلیٰ درجہ کے مدرس کے دروس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ بندر کا واقعہ میرے دل و دماغ کی گہرائیوں میں نقش ہو گیا۔ اگر آج بھی شیطان میرے دل میں وسوسہ ڈالے اور برے کام کی طرف رغبت دلائے تو مجھے بندر کا وہ واقعہ فوراً یاد آ جاتا ہے اور میری کلائی میں مرچیں لگنے لگتی ہیں۔

اسکول سے آنے کے بعد میں گھر میں اپنی ہمجولیوں کو جمع کر لیتی اور مولانا صاحب کی تقریر اپنی عمر اور سوچ کے مطابق ان کو سناتی۔ مولانا صاحب نے ایک وعظ میں سب مردوں اور عورتوں پر زور دیا کہ وہ اپنی نمازیں درست کریں۔ سب کی اصلاح کے لیے مولانا صاحب اپنی پوری نشست میں نماز ہی دہراتے رہے۔ میں نے اباجی سے نماز کی کتاب منگوائی۔ مولانا صاحب کے معروف تلفظ کو روزانہ دہرایا۔ پھر اپنی ہمجولیوں کو روزانہ نماز یاد کراتی رہی۔ نماز کے بعد مولانا صاحب کئی روز تک 'حج اور عمرہ' کے متعلق وعظ فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا یوسف رحمہ اللہ کو بڑی دل کش آواز اور بڑا دل نشین انداز عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے اونٹوں پر سفرِ حج کے واقعات بیان کیے تو دل چاہنے لگا کہ اونٹوں پر بیٹھ کر بیت اللہ کی طرف عازمِ سفر ہو جاؤں۔ پھر مولانا مرحوم سمندری سفر کو بیان کرنے لگے تو اونٹوں کی قطاریں ماضی میں چلی گئیں۔ اب نگاہوں کے سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور سمندر کی لہروں کو چیرتے ہوئے حجاج کے جہاز نظر آنے لگے اور زبان پر بے اختیار جاری ہو جاتا......

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ......

''ہم حاضر ہیں، اے اللہ ہم حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے اور ہر نعمت تیری ہے سلطنت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

ریحانہ تبسم فاضلی

کچھ دن سمندر کے حج کے سفر میں گزرے، پھر مولانا یوسف رحمہ اللہ نے ہوائی جہاز کا سفر بیان کرنا شروع کر دیا۔ مولانا کو اپنے بیان پر بڑا زبردست ملکہ حاصل تھا کہ سامعین کو ذرا سی دیر میں رلا دیں اور ذرا سی دیر میں ہنسا دیں۔ بیت اللہ کا تذکرہ کرتے وقت وہ حرم کی عظمت و حرمت کو اس طرح بیان فرماتے کہ رعبِ حرم سے جسم کا رواں رواں کھڑا ہو جاتا۔ بیان کی دل کشی کی وجہ سے نظروں کے سامنے صحنِ کعبہ اور خانہ کعبہ آ جاتا۔ سننے والا حرمِ محترم میں طوافِ کعبہ میں مصروف ہو جاتا۔ مکہ مکرمہ کی زیارتوں کے بارے میں اس طرح بیان کرتے کہ سامعین کی آنکھوں کے سامنے ان زیارتوں کا نقشہ کھنچ جاتا۔ عمرے کے بارے میں بتاتے تو عمرے کی ایک ایک بات، احرام کی تفصیل غرض یہ کہ ہر چیز بتاتے۔ اس وقت وہ سامعین کے لیے حج و عمرہ کی ایک کھلی کتاب بن جاتے۔ پھر حاضرین سے سوال کرتے کہ میری باتیں تمہاری سمجھ میں آ رہی ہیں یا نہیں؟ اگر کوئی صاحب سوال کرتے تو انتہائی عمدگی سے سوال کا جواب دیتے اور ساتھ میں یہ بھی فرماتے کہ گھر جا کر اپنی عورتوں سے پوچھ لینا، ہو سکتا ہے کہ ان کو کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو میں دوبارہ بیان کر دوں گا۔ مکہ معظمہ سے حجاج کی جب مدینۂ منورہ کی طرف روانگی کا تذکرہ کرتے تو حضور اقدس ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کا تذکرہ ضرور فرماتے۔ کبھی مکہ معظمہ سے مدینہ منوری کی طرف اونٹوں کی قطاریں نظر آتیں اور کبھی بسیں سڑکوں پر چلتی ہوئی نظر آتی تھیں اور درودِ ابراہیمی ذہن و دل میں گونجنے لگتا تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر گنبدِ خضرا کا اس طرح تذکرہ کرتے کہ سننے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے موتیوں کی طرح ٹپکنے لگتے۔ مسجد نبوی کی تزئین و آرائش، وہاں کے نورانی صبح و شام کا بہت ہی اچھے انداز میں تذکرہ فرماتے۔ ریاض الجنۃ کا تذکرہ کرتے وقت ان کی آواز بھرانے لگتی، پھر روضۂ رسول پر پہنچتے۔ یہاں پہنچنے کے بعد سامعین کو اپنی کوئی نعت ضرور سناتے۔ مجھے ان کی ایک نعت بہت ہی پسند آتی تھی اور ان کا ترنم بھی بہت خوب صورت تھا۔ مجمع پر سکتہ طاری ہو جاتا تھا۔ اس نعت کا ایک شعر میرے ذہن میں ہے جو میں یہاں لکھ رہی ہوں۔

روٹھے ہوئے محبوب کو کس طرح منا لوں
جی چاہتا ہے آپ کو آنکھوں میں بسا لوں

یہ شعر بار بار پڑھتے اور پھر شدتِ گریہ سے آپ کی آواز بھرا جاتی۔ ان سطور کو میں لکھ رہی ہوں اور اس کے ساتھ ہی میرے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکل رہی ہے کہ اے پروردگارِ عالم! میرے مربی و محسن، میرے قابلِ فخر استاد مولانا یوسف رحمہ اللہ کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کی مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرما اور میرے جن بزرگوں نے میری پرورش تیرے حکم کے مطابق کی، ان کی مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بھی بلند فرما، آمین ثم آمین۔

میں نے اپنے استادِ محترم کی جس نعت کا تذکرہ کیا، اور جس کا ایک شعر میں نے ابھی تحریر کیا۔ میں اس شعر کو بار بار پڑھتی تھی اور استادِ محترم کی آواز دل و دماغ میں نبی اکرم ﷺ کی محبت کو تازہ تر کر دیا کرتی تھی۔ بار بار نعت کے اس شعر کو پڑھنے کا دل و دماغ پر یہ اثر ہوا کہ میں خود اس بحر میں نعت کہنے کی جسارت کر بیٹھی۔ یہاں میں اپنی وہ نعت تحریر کر رہی ہوں۔ آپ بھی پڑھیں اور نبی اکرم ﷺ کی محبت کو خوشبو کی طرح اپنے دل میں بسا لیں۔ اس کا اندازہ تو اربابِ علم و دانش ہی کریں گے کہ میں اپنی کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئی۔

ہر لفظ سے آقا کی وہ تصویر بنا لوں
آنکھوں میں چھپا لوں جسے میں دل میں بسا لوں
اس در پہ مجھے لائی ہے جب خوبیِ قسمت
اک نعرہ یہاں صلِ علیٰ کا میں لگا لوں
اے وقت خدا کے لیے کچھ دیر ٹھہر جا
رودادِ غمِ ہجر میں آقا کو سنا لوں
اے ربِ علا مجھ کو وہ توفیق عطا کر
میں خود کو کسی طور جہنم سے بچا لوں
جو اشک غمِ ہجر میں اس آنکھ سے نکلیں
وہ کہکشاں کی طرح پلکوں پہ سجا لوں
میں نعت لکھوں ڈوب کے یوں عشقِ نبی میں
اور نعت میں اپنا کوئی انداز بنا لوں
ہر غنچۂ امید مہکنے لگے جس سے
اے کاش میں ہر زخم سے وہ پھول کھلا لوں
وہ عظمت و توقیر ملے مجھ کو تبسم
مہمانِ خدا کو بھی میں مہمان بنا لوں

آرزو کے دیے

7

"فروا! سمجھنے کی کوشش کرو میری بہن......! چھوڑ دو ایسے شخص کو...... جسے تمہارا اور تمہارے بچوں کا کوئی خیال نہیں...... جانوروں جیسا سلوک کیا ہوا ہے اس نے تمہارے ساتھ...... بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی کوئی ایسا سلوک نہیں کرتا ہوگا۔ وہ انسان نہیں درندہ ہے درندہ......"
ریحان غصہ سے بھرا ہوا فروا کو فون پر سمجھا رہا تھا۔

"چھوڑ واسے اپنے گھر آ جاؤ...... بچوں کو بھی چھوڑ دو اسی کے پاس۔ ہوش ٹھکانے آ جائیں گے جب سنبھالنا پڑے گا بچوں کو۔" طلاق لے لو اس ظالم سے...... میں تمہیں اس کے ساتھ ہرگز نہیں رہنے دوں گا۔"

"اپنا گھر......" فروا دکھ سے مسکرا دی۔ میرے بھولے بھیا اب وہ گھر میرا نہیں...... یہی میرا گھر ہے...... یہی میری قسمت ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کرسکتی۔ اس نے دل میں سوچا۔ ریحان کو اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ جانتی تھی بھیا اسے زخمی دیکھ کر جذباتی ہو رہا ہے۔ ریحان نے دوبارہ بات کرنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔

"طلاق دے کر گھر نہ بٹھا دیں تو کہنا۔" ریحان چچا کے الفاظ اس کے دماغ میں ضربیں لگانے لگے۔

"طلاق......" نفرت تھی اسے اس لفظ سے......

"میں امی کے گھر چلی جاؤں...... بچوں کو چھوڑ کر؟ نن...... نہیں کیسے رہوں گی میں اپنے بچوں کے بغیر...... ساتھ لے جاؤں تو باپ سے محروم...... چھوڑ جاؤں تو ماں سے...... ادھر بھائی کب تک رکھ سکیں گے مجھے اپنے ساتھ...... اکتا گئے تو کہاں جاؤں گی۔" جانے کیا کیا خیالات تھے جو اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔ اس نے سحر اور مریم کو خود سے چمٹا لیا۔ انیق اپنے معصوم ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگا۔ فروا نے اس کے معصوم ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور اسے بھی سینے سے لگا لیا۔

☆

"فروا ہم لوگ آ رہے ہیں، حاذق کہاں ہے اس سے بات کرنی ہے۔" ریحان بھیا کا فون آیا تھا۔

"وہ شام کے وقت ہوتے ہیں گھر......"

"ہوں ٹھیک ہے......" فروا کی والدہ اور اس کے چاروں بھائی حاذق کے سب بھائیوں سے باری باری ملے، ان کو صورتِ حال سے آگاہ کیا اور منت کی کہ اسے سمجھائیں، حاذق کے بھائیوں کو یہ سب معلوم ہی تھا، وہ اپنے طور پر اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے۔ خیر آج سب بھائی ان کے ساتھ ہی حاذق کے گھر جمع ہوئے تھے۔ صد شکر کہ وہ ہوش میں تھا اس وقت۔ کئی گھنٹے تک میٹنگ ہوتی رہی۔ حاذق کے بھائیوں نے اسے سمجھانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ یہاں تک کہ حاذق کے بڑے بھائی نے اپنی ٹوپی اتار کر اس کے قدموں میں رکھ دی تھی۔ ان کا بھائی کس راہ پر چل نکلا تھا، دکھ ان کے لیے بھی کم نہیں تھا۔ حاذق نے شرمندہ ہو کر سب سے معافی مانگ لی تھی۔

بینا رانی

آج کتنے عرصے کے بعد حاذق کی دکان کھلی تھی۔ شام کو حاذق نے گھر آ کر سب بچوں کو دل کھول کر پیار کیا۔ فروا سے اپنے رویے کی معافی مانگی۔ فروا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔ وہ بار بار خدا کے حضور شکرانے کے نفل ادا کر رہی تھی۔ حاذق آہستہ آہستہ پہلے جیسا ہو گیا تھا۔ مگر فرق یہ تھا کہ اب گھر میں پیسے کی فراوانی کی جگہ غربت نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔

آج ان کے گھر میں ایک ننھے سے نئے مہمان کی آمد ہوئی تھی۔ کرن بالکل حاذق جیسی تھی۔ حاذق بیٹیوں سے بہت پیار کرتا تھا مگر اس بار اسے بیٹے کی امید تھی۔ حاذق کا چہرہ جانے کیوں مرجھا سا گیا تھا۔ حالاں کہ وہ بار بار مسکرا رہا تھا۔ مگر اس کی مسکراہٹ کے پیچھے چھپے گہرے دکھ کو فروا محسوس کیے بغیر نہیں رہی تھی۔

یہ تم بار بار کیوں مسکرا رہے ہو
کیا غم ہے جسے چھپا رہے ہو

"بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں حاذق۔ ویسے بھی اللہ پاک نے جس کی قسمت میں جو لکھ دیا وہ ہر حال میں ہو کر رہتا ہے، مگر انسان اگر اللہ کی رضا میں راضی رہ کر زندگی گزارے تو یہ اللہ کے مقرب بندوں میں شامل ہونے کا آسان ترین اور مختصر ترین ذریعہ ہے۔" فروا نے اسے سمجھانے کے لیے اسی کے الفاظ کا سہارا لیا تھا۔

وہ خاموش رہا۔ سارا دن وہ اللہ پاک سے دعائیں کرتی رہی اور شام کو جب وہ ہوش و حواس کے ساتھ گھر لوٹا تو اس نے اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔ خطرہ گویا ٹل چکا تھا۔

"پچھلی نمازوں کے بارے میں پھر کیا سوچا آپ نے...... جو آپ کی اتنی ساری نمازیں قضا ہو گئی تھیں۔" ناشتہ کرتے ہوئے فروا انتہائی اپنائیت سے حاذق سے پوچھ رہی تھی۔

"ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز پڑھ رہا ہوں۔ مولوی صاحب سے پوچھا تھا، انہوں نے یہی طریقہ بتایا اور کہا نمازوں کی تعداد تو یاد نہیں ہے ناں تو ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز بھی پڑھتے رہنا، جب دل مطمئن ہو جائے کہ اب نمازیں پوری ہو گئی ہوں گی تو پھر قضا کرنا چھوڑ دینا۔" حاذق نے پلیٹ سے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ماشاء اللہ......!" فروا کو دلی خوشی ہوئی تھی۔ خوشیوں کے دن ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح گرتے جا رہے تھے۔ تین سال کس طرح گزرے پتا ہی نہ چلا۔ انیق دسویں جماعت میں پہنچ گیا تھا، سحر ساتویں میں پڑھ رہی تھی۔ مریم چوتھی جماعت میں زیرِ تعلیم تھی۔ انیق اور سحر نے قرآن پاک پڑھ لیا تھا، مریم کا پندرھواں پارہ تھا۔

☆

رات بارہ بجے حاذق کی آمد ہوئی تو فروا بے ہوش ہوتے ہوتے بچی...... اسے اپنی آنکھوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی یقین کرنا پڑا تھا۔

"میرے مالک......" فروا تڑپ اٹھی تھی۔ حاذق شیطان کے جال میں ایک بار پھر پھنس چکا تھا۔ صبح اٹھا تو فروا کتنی ہی دیر اسے سمجھاتی رہی۔ وہ خاموشی سے دکان پر چلا گیا۔ ہفتہ دو ہفتہ میں ایک دن لازمی اسی حال میں گھر میں داخل ہونے لگا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس نے دکان پر جانا بالکل ہی چھوڑ دیا۔ حاذق دین و دنیا سے ایک بار پھر بےگانہ ہو گیا۔ پہلے تو وافر پیسے تھے جو اس نے مزے لے لے کر حرام میں اڑائے تھے۔ پر اب کھانے کے لالے پڑ رہے تھے۔ شراب اور جوئے کی لت کے لیے پیسے نہیں تھے۔ تان پھر زیور پر ہی آ کر ٹوٹتی تھی۔ فروا در بدر ہونے سے ڈرتی تھی۔ اس لیے اس نے زیور نہ دینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ نتیجتاً اسے اپنی ہڈیوں کا چورا بنوانا پڑتا تھا۔ حاذق ہر دوسرے دن اسے بری طرح مار رہا تھا۔ گھر کی جو چیز ہاتھ لگتی وہ اٹھا کر چلتا بنتا۔

"امی......! بابا جان بہت گندے ہیں ناں...... آپ کو روز روز مارتے ہیں۔" مریم کی معصوم آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"نہیں بیٹا! آپ کے بابا جان تو بہت اچھے ہیں۔ بہت ہی اچھے......" وہ دور کہیں خلاؤں میں گھورتی ہوئی کہہ رہی تھی۔ (جاری ہے)

قدر دان کیسے کیسے؟

رابعہ رفیع نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آج پہلی بار قلم اٹھایا تھا..... اور پھر قلم تھا کہ روانی سے چلنے لگا۔ جب رکھا تو ایک خوبصورت کہانی تحریر ہو چکی تھی۔ اس نے اس تحریر کو کئی بار پڑھا اور پھر لفافے میں ڈال کر رکھ دی۔

"اگر یہ میرے پسندیدہ ماہنامہ میں شائع ہو جائے تو.....؟"

اس نے تصور کی آنکھ سے اپنی کہانی کو اپنے پسندیدہ ماہنامہ میں لگا ہوا دیکھا اور ہمت کر کے اگلے دن اس کہانی کو پوسٹ کر دیا۔

واقعی اس کی تحریر میں اتنی جاذبیت تھی کہ موضوع اچھا تھا کہ دو ماہ بعد اس کی کہانی اس کے پسندیدہ ماہنامے میں شائع ہو گئی تھی۔ دو ماہ کے عرصے میں وہ کئی کہانیاں ضبط تحریر میں لا چکی تھی۔ اس کہانی کی اشاعت نے اس کے حوصلے بلند کر دیے اور پھر اس نے اگلے ہی روز اپنی وہ ساری کہانیاں ارسال کر دیں جو اس نے کئی مہینوں سے لکھ رکھی تھیں لیکن مسترد ہو جانے کے ڈر سے بھیج نہ سکی تھی۔

اگلے ماہنامے کا اسے شدت سے انتظار تھا کہ خطوط میں اپنی کہانی کے متعلق قارئین کی رائے جان سکے۔ پر اگلے ماہ کا رسالہ دیکھ کر اس کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی، کسی ایک بھی خط میں اس کی کہانی کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ اس سے اگلے ماہ بھی نہ تعریف تھی نہ تنقید..... البتہ ایڈیٹر صاحب کی نظر کرم تھی کہ دو ماہ بعد اس کی پھر ایک کہانی شائع ہو گئی..... اور اس سے اگلے ماہ ایک اور کہانی.....

اب خطوط میں اسے اپنی تعریف بھی نظر آنے لگی جن کو پڑھ پڑھ کر وہ پھولے نہیں سماتی تھی..... اور پھر وہ ساری مصروفیات ترک کر کے کہانیاں لکھنے بیٹھ جاتی..... نجانے اسے تعریفیں سننے کا چسکہ پڑ گیا تھا یا کہانیاں لکھنے کا؟ بس جو بھی تھا وہ لگاتار لکھ رہی تھی اور لگاتار اس کی کہانیاں شائع بھی ہو رہی تھیں۔ قارئین کو اس کی کہانیوں کا انتظار رہنے لگا تھا اور جب کوئی ماہنامہ اس کی تحریر سے خالی ہوتا تو اگلے ماہنامے کے خطوط میں اس کی کہانیاں شائع کرنے پر اصرار کیا جاتا..... وہ قارئین کے اس اصرار پر مسکرا دیتی..... اللہ نے اسے بے حد کامیابی اور عزت دے دی تھی..... وہ جہاں بھی جاتی، اپنی تحریروں کے ذریعے پہچانی جاتی.....

قرأت گلستان

دو سال کے چوبیس رسالوں میں سے انیس رسالے اس کی کہانیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھے..... ہر خط میں رابعہ رفیع کا نام ہوتا۔ اس کی کہانیوں کے کرداروں کی اور پلاٹ کی خوب تعریف کی جاتی..... نوجوان نسل اسے پڑھنا چاہتی تھی..... وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

☆

پھر وہ اچانک بیمار ہو گئی۔ اس کا اور قلم کا ساتھ چھوٹ گیا..... دو تین ماہ تک تو خطوط میں اس کے غائب ہونے کا ذکر ہوتا رہا۔ ایڈیٹر سے اس کی کہانیاں شائع کرنے کی پرزور اپیل ہوتی رہی، لیکن ان کے پاس اس کی تحریریں ہوتیں تو وہ شائع کرتے ناں.....!

چھ ماہ ہوئے، نہ وہ کچھ لکھ سکی نہ بھیج سکی..... اب آہستہ آہستہ خطوط میں اس کا ذکر کم ہوتا چلا گیا۔ آج کل خطوط شاہدہ وسیم نامی نئی لکھاری بہن کی تعریفوں سے پُر ہوتے..... وہ بیماری کی ابتدائی تاریخوں میں میگزین کے آنے کا انتظار کرتی..... کہانی تو کوئی ارسال شدہ نہیں تھی جس کی اشاعت کا وہ انتظار کرتی، وہ لوگوں کی یادداشت دیکھنا چاہتی تھی۔ رسالہ ہاتھ میں پکڑتے ہی وہ خطوط کا صفحہ کھولتی..... تمام کے تمام خطوط شاہدہ وسیم کی تعریفوں سے مزین ہوتے۔ رابعہ رفیع کہیں پیچھے، بہت پیچھے چلی گئی تھی..... وہ اب کسی کو یاد نہیں رہی تھی۔

فقط چھ ماہ لگے اور اس کے چاہنے والے، اس کی تعریفوں کے پل باندھنے والے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئے..... وہ جو تعریفوں کے پل باندھا کرتے تھے، انہیں اب اتنی بھی توفیق نہیں تھی کہ ایک خط لکھ کر اس کی خیریت ہی پوچھ لیتے.....

بیڈ پر لیٹے لیٹے اس نے رسالے کو دیکھا اور پھر بند کر کے قریبی تکیے پر رکھ دیا۔ موٹے سے شیشے والے چشموں کو اتارا اور سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر اپنا قلم اور کاغذات کا پلندہ نکالا..... اٹھ کر ان کو اندرونی تہ خانے میں ڈالا اور واپس لوٹ آئی۔ رسالہ اٹھایا اور شاہدہ وسیم کی تحریر پڑھنے لگی، پھر شاہدہ وسیم کی تعریفوں سے بھرپور خطوط پڑھے۔

"قارئین بڑے قدر دان ہیں بہن..... بس تم کبھی بیمار نہ ہونا....." اس نے زیر لب کہا اور آنسو ٹپ ٹپ اس کی آنکھوں سے نکل کر رسالے کو بھگونے لگے۔

اسماء صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم

بچوں کے نام:

جندب	پروانہ
حفیظ	نگران، محافظ
جاذب	کھینچنے والا

بچیوں کے نام:

درّہ	موتی
دیمہ	بارش

خوشخبری
اب تخصص فی اللغۃ العربیہ نہایت آسان
آپ کے علاقے کی عظیم دینی درسگاہ
جامعہ اشرفیہ للبنات
نے دیگر تعلیمی شعبہ جات کے ساتھ ساتھ مدارس العربیہ کی فارغ التحصیل طالبات کی عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لیے ایک نیا شعبہ
تخصص فی اللغۃ العربیہ
کا آغاز کیا ہے، جس میں مدرسہ عائشہ للبنات کی ماہر معلمات کی زیر نگرانی طالبات کی عربی استعداد کو مضبوط کیا جائے گا۔
لہٰذا خواہش مند طالبات داخلے کے لیے رجوع کریں
اوقات
08:30 بجے تا 01:15 بجے
جامعہ اشرفیہ للبنات
ST,3A بلاک F نزد چنیوٹ کمیونٹی ہال، نارتھ ناظم آباد، کراچی
021-36722697
0300-2268053

جانِ جاناں کا پیام آ ہی گیا

اہلیہ واجد محمود۔ راولپنڈی

''اللہ کرے اس سال آپ کو حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہو، آپ کی روح آبِ زم زم سے سیراب ہو، حجرِ اسود کا بوسہ لینے اور آقا ﷺ کے روضے کی زیارت نصیب ہو......''

میں موبائل پیغام پڑھ رہی تھی اور دل کی گہرائیوں سے آمین کی صدائیں جاری تھیں، پھر میرے ذہن میں یہ خیال ابھرا: ''بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے، دور دور تک کوئی سبب نہیں ہے!''

جواب دل سے آیا۔ ''نہیں میرا رب بغیر اسباب کے کام بنانے پر قادر ہے۔'' پھر میں نے بے اختیار دعا کی۔ ''اے اللہ! بلا لے اپنے گھر......''

وہ یقیناً دعا کی قبولیت کی گھڑی تھی کہ دل سے نکلی پکار سیدھی عرش تک جا پہنچی اور اللہ رب العزت نے مجھ ناچیز اور حقیر بندی کو اپنے گھر بلانے کا انتظام فرما دیا۔

اللہ اللہ جانِ جاناں کا پیام آ ہی گیا
لطف کا پروانہ اک دن میرے نام آ ہی گیا
اپنے ارماں پورے کر لے خوب جی بھر کے یہاں
اے دلِ بیتاب لے تیرا مقام آ ہی گیا

ہم پانچ افراد کا قافلہ اللہ کے دربار میں حاضری کے لیے تیار تھا، جس میں، ساس، سسر، نند، دیورانی اور میں شامل تھے۔ اپنے بارے میں تو کیا کہوں لیکن باقی چاروں شکستہ حال اور غموں سے چور تھے۔ اللہ رب العزت نے میرے سسرال کو دین کے ساتھ خاص نسبت عطا فرمائی ہے اور آج کے اس فتنے کے دور میں دین کی راہ میں قربانی دینے کے لیے منتخب فرمایا ہے الحمدللہ! میرے ساس سسر وہ عظیم والدین ہیں، جن کا ایک بیٹا (میری دیورانی کے شوہر) جہاد کرتے ہوئے افغانستان میں شہید ہوا۔ دوسرا بیٹا (میرے شوہر) پانچ سال سے اسلام دشمنوں کی سازش سے اللہ کے راستے میں اسیر ہے اور بیٹی (میری نند) چار معصوم بچوں کے ساتھ بھری جوانی میں بیوہ ہو گئی ہے۔

سفر کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ عجیب بے یقینی کی سی کیفیت تھی۔ بار بار یہی گمان ہوتا کہ شاید کوئی خواب ہے۔ آخر روانگی کا دن آن پہنچا۔ ہم لرزاں و ترساں زیرِ لب اللہ کو پکارتے مکہ پہنچ گئے۔ اپنی رہائش گاہ پہنچ کر ضروری تقاضوں سے فارغ ہوئے اور پھر عمرہ کی ادائیگی کے لیے نکلے۔ کبھی ان ہی راہوں پر میرے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ بھی چلے ہوں گے۔ یہ خیال آتا تو اپنی خوش نصیبی پر خود ہی رشک آنے لگتا۔ بے اختیار دل شکر کے جذبے سے بھر جاتا۔

ہوٹل سے نکلتے ہی مکہ کلاک ٹاور کا دلکش منظر نظر آنے لگا تھا۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ میری ساس صاحبہ کہنے لگیں۔ پتا نہیں کون سے دروازے سے داخل ہونا ہے؟ یہ سن کر ہمارے ساتھ موجود ایک سادہ لوح خاتون کہنے لگیں کہ سنا ہے کوئی 'بابا عبدالرشید' ہے جہاں سے داخل ہونا ہے۔ پہلے تو میں سمجھی نہیں۔ حیرت سے ان کو دیکھا پھر اچانک ہنسی کا ایک فوارہ تھا جو لبوں تک پہنچا مگر ضبط کر کے اسے روکا۔ وہ بے چاری اپنی سادگی میں 'بابِ عبدالعزیز' کو بابا عبدالرشید کہہ رہی تھیں۔ آج بھی جب بابِ عبدالعزیز کا تذکرہ ہوتا ہے تو بے اختیار 'بابا عبدالرشید' یاد آ جاتا ہے، مگر عجیب بات ہے کہ ہنستے ہنستے آنکھیں بھیگ جاتی ہیں، پتا نہیں کیوں؟ ایک روایت میں آتا ہے کہ بیت اللہ پر پہلی نظر ڈالتے ہی جو دعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے۔ میں نے بھی عمرہ پر جانے سے پہلے بہت سی دعائیں سوچ رکھی تھیں، جو بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی مانگنی تھیں مگر۔

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوقِ تماشہ بھول گیا
جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دھن میں اظہارِ تمنا بھول گیا
پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک اک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا پھر ہوش مجھے کیا مانگا اور کیا بھول گیا

ان اشعار کا مطلب مجھے اس وقت سمجھ میں آیا، جب پہلی مرتبہ میری نظر تجلیات کے مرکز کعبہ پر پڑی۔ کچھ یاد نہ رہا کون ہوں اور کہاں ہوں؟ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ اہلِ جنت کا پہلا دیدارِ الٰہی لاکھوں سال پر محیط ہوگا۔ اس میں کچھ حیرت کی بات نہیں، جب اس کے گھر کو دیکھ کر انسان ہوش و خرد سے بیگانہ ہو سکتا ہے تو جس کا گھر ہو، اس کے دیدار میں وقت گزرنے کا احساس کیسے ہوگا؟ طواف ایسی عبادت ہے جو بیت اللہ کے علاوہ دنیا کے کسی کونے میں ادا نہیں کی جا سکتی۔ لاکھوں انسانوں کا سمندر شوقِ الٰہی میں ایک ہی سمت بہتا چلا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں تمام انبیاء اور اولیاء نے قدم رکھے۔ آج میرے گناہوں سے آلودہ پاؤں اس سرزمین کو چھونے کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ طواف اگرچہ ایک

NON ALCOHOLIC Perfume
رفاقت کا مہکتا احساس دن بھر آپ کے ساتھ۔



مندرجہ ذیل پتہ پر
مشک محل
حسن علی آفندی روڈ، بالمقابل لائٹ ہاؤس
ایم اے، جناح روڈ، کراچی۔ پوسٹ نمبر: 74200
ہوم ڈیلیوری بذریعہ VPP پارسل 0300-9280198
ایک تا سات عدد کا خرچ صرف =/Rs.150 اپنا مکمل نام و پتہ آڈر کے ساتھ sms کریں
یا اپنا مکمل نام پتہ اور موبائل نمبر آڈر کے ساتھ بذریعہ ڈاک ارسال کریں
نوٹ: نقد رقم لفافے میں رکھ کر ہرگز نہ بھیجیں۔ فون پر زبانی آڈر اور پتہ لکھا نہیں جائے گا

مشقت والی عبادت ہے مگر عجیب بات ہے کہ جسم تھکن سے چور، پاؤں چلنے سے قاصر، لیکن شوق ہے کہ بڑھتا ہی جاتا ہے، جسم میں سکت نہیں مگر دل کھنچا ہی چلا جا رہا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا۔

یہاں پر سر سے پہلے دل کا سودا شرط ہے یارو
کوئی آسان ہے کیا سرمد و منصور ہو جانا

طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی کی۔ یہ پہاڑیاں آج بھی حضرت ہاجرہ کی قربانی کی یاد دلاتی ہیں۔ اللہ رب العزت جتنی بڑی آزمائش بھیجتے ہیں، اس پر ثابت قدم رہنے پر اتنا ہی بڑا انعام بھی عطا فرماتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ کے صبر کا کیا خوب صلہ دیا رب نے کہ چاہے کوئی نبی ہو یا ولی، حضرت ہاجرہ کی طرح صفا مروہ کے سات چکر لگائے بغیر اس کا عمرہ نامکمل ہے۔ عمرے کی ادائیگی کے بعد عشاء کی نماز ادا کی۔ آج چونکہ سفر کی تھکاوٹ بہت زیادہ تھی، اس لیے جلدی سو جانا ہی بہتر تھا تا کہ اگلے دن تازہ دم ہو کر اعمال کر سکیں۔ ہوٹل پہنچے تو لفٹ پر بے انتہا رش تھا۔ ہم نے انتظار کرنے کی بجائے سیڑھیوں سے چڑھنے کو ترجیح دی۔ ہمارا کمرہ غالباً چوتھے فلور پر تھا۔ دوسرے فلور تک پہنچتے ہی ہمت جواب دے گئی۔ اتنا لمبا سفر پھر عمرہ کی تھکاوٹ، پاؤں من من کے وزنی ہو رہے تھے۔ ایک ایک سیڑھی چڑھنا مشکل ہو رہا تھا مگر ابھی عشق کے امتحاں اور بھی باقی تھے۔ تیسرے فلور تک پہنچے تو اچانک ہمارا جوتا کمال بے نیازی کا مظاہرہ کرتا ہوا دوبارہ نیچے پہنچ گیا۔ اب تو رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ کر جوتے کی جدائی کا سوگ منانے کو تھی کہ کسی اللہ والے نے یہ منظر دیکھ لیا فوراً تین فلور اتر کر ہمارا جوتا واپس لے آیا، اس کا یہ احسان ہمیں آج تک نہیں بھولتا۔ مقولہ مشہور ہے کہ کسی کو پرکھنا ہو تو اس کے ساتھ سفر کرو۔

اگلا دن پورا حرم میں گزرا۔ کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ وقت طواف میں گزرے کیونکہ بیت اللہ میں فرض نمازوں کے بعد سب سے بڑی عبادت طواف ہے۔ رات کو عشاء کے بعد ہم مسجد کی دوسری منزل پر چلے گئے کہ وہاں پر رش کم ہوتا ہے۔ میں دوسری منزل سے بیت اللہ کا پر کیف نظارہ کرنے لگی۔ روایات میں آتا ہے کہ روزانہ 70 ہزار فرشتے اللہ کے اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور ایک مرتبہ طواف کرنے والوں کی دوبارہ کبھی باری نہیں آتی...... اللہ اکبر!

میں بیگانہ ہو کر ہر اک ما سوا سے
بس اک آشنا کی وفاؤں میں گم ہوں
میں کعبے کے بے آب و رنگ پتھروں سے
کرم کی امنڈتی گھٹاؤں میں گم ہوں

لاکھوں عشاق کا مجمع معشوق کے گھر کے دیوانہ وار پھیرے لگانے میں مگن، دنیا و مافیہا سے بے نیاز بس اسی کی جستجو میں نظر آ رہا تھا۔ اچانک میری نگاہِ شوق ایک مرکز پر ٹھہر سی گئی۔ ملتزم، کعبہ کی چوکھٹ پر عاشق اس قادرِ مطلق، بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے آہ وزاری کے ساتھ اپنی التجائیں پیش کرنے میں مگن تھے۔

کھڑے ہیں بھکاری تیرے در کو تھامے
میں ان کی بلکتی صداؤں میں گم ہوں

دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ کیا کبھی میں بھی اس در تک رسائی حاصل کر سکوں گی؟! اکثر خواتین کو ان کے محرم مرد ہجوم سے بچاتے ہوئے حفاظت کے ساتھ آگے لے جاتے ہیں، مگر میں تو ایک تنہا، کمزور اور بے بس عورت تھی۔ مردوں کے ہجوم میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی، مگر قربان جاؤں اپنے رب کے جو دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ میری دعا کو زبان تک پہنچنے سے پہلے ہی پورا کر دیا۔ تقریباً رات کے ایک بجے کا وقت ہوگا، میں طواف کر رہی تھی کہ مجھے یوں لگا جیسے کسی نے دھکیل کر ملتزم کے قریب کر دیا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں، کیا ہوا اور کیسے ہوا، کسی اَن دیکھی طاقت نے میرے قدم زمین سے اٹھائے اور میرے ہاتھ کعبہ کی چوکھٹ پر جما دیے۔

جذبات کی موجوں میں لفظوں کی زباں گم ہے
عالم ہے تحیر کا یارائے بیاں گم ہے
مضمون جو سوچا تھا کیا جانے کہاں گم ہے
آنکھوں میں بھی اشکوں کا اب نام ونشاں گم ہے

اور اللہ کے کرم کی انتہا تو دیکھیے کہ میں جو مردوں کے ہجوم میں جانے سے خائف تھی۔ اللہ نے میرے دائیں بائیں بھی عورتوں کو کھڑا کر دیا۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ میرے ساتھ تب پیش آیا جب میں غلافِ کعبہ کو تھامنا چاہتی تھی مگر وہی مسئلہ کہ اِس میدان میں بھی مرد حضرات سب سے آگے تھے۔ میں پیچھے کھڑی حسرت بھری نگاہوں سے غلافِ کعبہ کو دیکھ رہی تھی کہ ایک سفید داڑھی والے بزرگ جو بیت اللہ کے بالکل قریب کھڑے تھے۔ اچانک پیچھے مڑے، مجھے آگے آنے کا اشارہ کیا اور راستہ بنانے لگے۔ میں غلاف کعبہ کے پاس کھڑی ہوئی تو خود تیزی سے ہجوم میں گم ہو گئے۔ میں سوچنے لگی کہ اس مقام پر جہاں کسی کو کسی کی پروا نہیں ہوتی، وہ بزرگ کون تھے؟ انہیں میرے دل کی بات، میری اس حسرت کا کیسے علم ہوا؟ انہیں کس نے یہ حکم دیا کہ میرے لیے راستہ بنائیں؟!...... ہاں بے شک میرے پیارے اللہ ہی نے مجھ بے بس، دکھوں کی ماری کا اکرام کیا تھا۔ اسی نے میری ان کہی خواہش کی لاج رکھی!

میری زندگی کی سب سے قیمتی راتیں حرم میں گزریں۔ رات کے وقت تو کعبہ پر انوارات اور تجلیات کی اتنی بارش ہوتی ہے کہ دن اور رات کا فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ کی رحمت ہر خاص و عام کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ بیت اللہ کے گرد ہر وقت طواف جاری رہتا ہے، سوائے نمازوں کے اوقات کے۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب مشرکینِ مکہ میرے نبی کی بات سننے کے بھی روادار نہ تھے۔ مسلمانوں کی قلیل جماعت دشمن کے شر سے بچنے کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے پر مجبور تھی مگر آج اسی پیارے نبی کی محنتوں اور قربانیوں سے اللہ نے کعبہ کو پوری دنیا کا مرکز بنا دیا۔ نمازوں کے اوقات میں سڑکوں اور چوراہوں تک نمازیوں کی صفیں بنتی ہیں۔ اللہ کے منادی کی پکار پر لبیک کہہ کر دوڑتے ہوئے دیوانے، اپنے خالق اور مالک کے سامنے سجدہ ریز ہونے کو بیتاب...... اف کس قدر ایمان افروز منظر ہوتا ہے اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں، جنہوں نے آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا ہو۔ (جاری ہے)

فضائل سورۂ کافرون:

جو شخص سورہ کافرون کو خلوص دل سے بعد نماز عشاء یا نماز فجر گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے، اس کے دل سے بغض، حسد، کینہ، جھوٹ، فریب، نفاق گویا کہ ہر قسم کی اخلاقی برائی نکل جائے گی اور شیطانی وسوسے سے محفوظ رہے گا اور اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا اور دل عبادت کی طرف بے حد مائل ہوگا۔ (مرسلہ: بختاور مریم)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی مہمان داری:

مولانا گنگوہی رحمہ اللہ ایک دفعہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ کے صاحب زادے حکیم معین الدین صاحب کے یہاں مہمان ہوئے۔ بہت بے تکلف آدمی ہیں، اتفاق سے ان کے یہاں اس روز کھانے کو کچھ نہ تھا۔ مولانا سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں تو آج فاقہ ہے، لیکن اکثر احباب آپ کی دعوت کیا کرتے ہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو میں آپ کی دعوت منظور کر لوں۔ فرمایا میں تمہارا مہمان ہوں جو حال تمہارا ہے وہی حال میرا، بس فاقہ سے ہی بیٹھ رہے۔ (بحوالہ: آداب المعاشرت)

(سویرا چودھری۔ ملتان)

بہتان

4 جولائی کا وہ دن میں کبھی بھی نہیں بھول سکتی۔ وہ دن جب بھی یاد آتا ہے تو آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ عصر کی اذان کے بعد میری بہن صومیہ ٹل کے پاس بیٹھی وضو کر رہی تھی کہ اسے قے آ گئی۔ قے کر کے وہ دوبارہ وضو کرنے لگی، لیکن ابھی وضو پورا ہی ہوا تھا کہ اس کو ایک بار پھر قے ہو گئی۔ اس نے امی کو آواز دی۔ ہم بھاگ کر پہنچے تو وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ ہم سب اس کو سہارا دیتے ہوئے چارپائی تک لائے۔ اتنی دیر میں وہ مکمل بے ہوش ہو چکی تھی۔ سب رونے لگے، جلدی سے رکشہ بلوایا اور ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر نے اسے ہوش میں لا کر ڈرپ لگائی اور ٹیسٹ وغیرہ کرنے لگے۔ وہ بار بار امی کو پانی لانے کو کہتی، لیکن ڈرپ لگی ہونے کی وجہ سے پانی نہیں دیا جا سکتا تھا۔ امی اسے بہلاتی کہ ابھی تمہارا بھائی پانی لے کر آ رہا ہے۔ وہ کہتی کہ مجھے پتا ہے وہ پانی نہیں لائے گا۔

یہاں پر یہ بھی بتاتی چلوں کہ صومیہ پردے کا بہت خیال کرتی تھی اور نماز بھی پابندی سے پڑھتی تھی۔ ہم سے کبھی سستی ہو جاتی تو وہ ہمیں کبھی پیار سے تو کبھی سختی سے نماز کی تلقین کرتی تھی۔ اس نے میٹرک کر لیا تھا اور اب سلائی کڑھائی کا کورس کر رہی تھی۔ سلائی کڑھائی ایسی کرتی کہ دیکھنے والے کو لگتا کہ یہ کسی ماہر بندے کا کام ہے۔ وہ بہت ہنس مکھ تھی۔ اپنی باتوں اور کاموں سے ہر کسی کا دل جیت لیتی تھی۔ جب ڈاکٹر نے انجکشن لگانے کے لیے صومیہ کی قمیص کا بازو اوپر کرنا چاہا تو وہ بار بار اسے نیچے کر دیتی۔ اس نے امی کو اشارہ کیا کہ آپ خود انجکشن لگائیں تو امی نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر سے انجکشن لیا اور خود لگایا۔

ٹریٹمنٹ کے بعد بھی صومیہ کی حالت ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔ آخر مغرب کے وقت صومیہ نے دم توڑ دیا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اسے اٹیک ہوا تھا اور اٹیک کا حملہ جسم کے نچلے حصے پر ہوا تھا۔ اگر یہ بچ بھی جاتی تو اپنی ٹانگوں کو حرکت نہیں دے سکتی تھی۔

مغرب کے وقت صومیہ کا انتقال ہوا اور نماز جنازہ صبح پڑھائی گئی۔ پوری رات اس کی میت پڑی رہی، لیکن کوئی تغیر نہیں ہوا۔ پھر وہ بات سننے میں آئی جس کی وجہ سے مجھے یہ مضمون لکھنا پڑا۔ ابھی صومیہ کے انتقال کو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ لوگوں نے طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دیں کہ یہ قدرتی موت نہیں بلکہ خودکشی ہے۔ کوئی کہتا اس نے نیند کی گولیاں کھائی تھیں۔ کوئی کہتا زہر کھایا تھا تو کوئی کہتا، چھت سے چھلانگ لگائی تھی جس کی وجہ سے دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔

دوسری طرف ہمارا ویسے ہی غم سے برا حال تھا، اس پر جب ایسی چہ میگوئیاں سننے کو ملیں تو کچھ نہ پوچھیں کہ کیا حال ہوا؟ لوگوں نے تسلی تو کیا دینی تھی، الٹا ہمارے زخمی دل میں گویا خنجر پیوست کر دیا۔ موت کا غم اس غم کے مقابلے میں کم ہو گیا جو ہماری پیاری صومیہ پر مرنے کے بعد بہتان لگائے گئے۔ امی کہتیں کہ اللہ گواہ ہے کہ میری بیٹی نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ ڈاکٹرز بھی یہی کہتے رہے کہ یہ اچانک اٹیک تھا اور بس۔ اگر اچانک کسی کی موت بغیر کسی بیماری کے آ جائے تو کیا اس کا لازمی مطلب یہی ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے!

سحرش ملک عبدالہادی ٹمی

میرا یہ مضمون لکھنے کا مقصد تمام بہنوں کو یہ سمجھانا ہے کہ خدارا کسی کی اچانک موت پر کوئی الٹی سیدھی قیاس آرائی نہ کریں، کسی پر بہتان نہ باندھیں اور دوسروں کو بھی منع کریں۔ حدیث میں ہے:

’’جو کسی مرد و عورت پہ بہتان باندھے تو قیامت کے دن ردغۃ الخبال (جہنمی کا خون اور پیپ) میں ڈالا جائے گا۔‘‘ (رواہ الطبرانی)

سنی سنائی باتوں پر بھی نہ جائیں بلکہ اگر آپ نے خود ایسا کوئی واقعہ دیکھا ہے تو بھی اس کی پردہ پوشی کریں، کیوں کہ ارشاد نبوی ہے:

’’اور جس نے مسلمانوں کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔‘‘

آخر میں آپ سب بہنوں سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ صومیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین

مصالحہ جات کے فوائد

☆ ادرک: گرم ہے، بلغم دور کرتی ہے، بھوک بڑھانے والی ہے، ہاضم ہے، پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

☆ اجوائن: گرم ہے، ہاضم ہے، صفرا کو بڑھاتی ہے، ہلکی ہوتی ہے، درد سینہ، تلی، ہچکی، قے، متلی، ڈکار، بدہضمی کو دور کرتی ہے۔

☆ تیزپات: تیز گرم، میٹھا اور ہلکا ہوتا ہے، دل کی بیماریوں اور بلغم کو توڑنے والا ہے، بواسیر کو دفع کرتا ہے۔

☆ الائچی خورد: ہاضمہ اور طاقت کو بڑھاتی ہے، گرمی کو دور کرتی ہے، خون کی خرابی، سانس، پیاس اور ڈکار میں مفید ہے، قے کو روکتی ہے، دل کو تسکین کا سامان مہیا کرتی ہے، سر کی جملہ بیماریوں کو دفع کرتی ہے۔

☆ دارچینی: بادی کو مٹاتی ہے، پیشاب کھولتی ہے، جسم کو مضبوط کر کے طاقت بڑھانے والی ہے۔

میمونہ علی۔ کراچی

اولاد نرینہ کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں کامیاب علاج

ہمارے ہاں مسلسل 8 بیٹیاں پیدا ہوئیں، اولاد نرینہ کی شدید خواہش تھی روزنامہ ’’اسلام‘‘ کے ذریعے معلوم ہونے پر حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کوٹ ادو والوں کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرائی اور علاج حاصل کیا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے 14-05-08 کو تندرست بیٹے سے نوازا۔ یہ طریقہ علاج ان لوگوں کیلئے ہے جن کے ہاں مسلسل بیٹیاں پیدا ہوں، بچے زندہ نہ رہتے ہوں یا دوسرے تیسرے ماہ میں حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا گردوں کی خرابی سے بچے پیٹ میں خراب ہو جاتے ہوں یا تھیلیسیمیا کی تکلیف کا عارضہ لاحق ہو۔

اولاد نرینہ کے لئے شدید خواہش مند جن کے ہاں بچے میجر آپریشن سے پیدا ہوتے ہوں اور چانسز بھی کم باقی ہوں تو انہیں علاج درجہ اول حاصل کرنا ضروری ہے اور جن کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں یا گردوں پرابلم کا عارضہ لاحق ہو تو انہیں امید ہونے پر بروقت علاج کرنا ضروری ہے۔ حصول علاج کیلئے ایڈریس: مرکزی جامع مسجد چوک کالی پل جی ٹی روڈ کوٹ ادو شہر ضلع مظفر گڑھ پنجاب، موبائل نمبر 0331-6002834، ضرورت مند انٹرنیٹ پر دی گئی تفصیلات کو معلوم کر لینا بہتر ہوتا ہے۔ جس کا ایڈریس درج ذیل ہے۔

www.facebook.com/Male Progeny through Quran

منجانب مولانا محمد اشرف مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم ٹاؤن خوشی محمد احمد احمد پور شرقیہ بہاولپور 0300-7814131

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ عید کا شمارہ آپ کی طرف سے بلاشبہ عید کا تحفہ تھا۔ سرورق بہت اچھوتا سا لگا۔ غزہ کی صورت حال کو واضح کرتا ہوا...... بچے کی تصویر دیکھ کر دل اداس ہو گیا۔ صفحہ پلٹا تو آپ کا پیامِ سحر پڑھ کر دل اور زیادہ بوجھل ہو گیا۔ واقعی ہم سب پر ایک بے حسی سی چھا گئی ہے...... آگے بڑھے، ام عاصم کی کہانی 'عید ملن پارٹی' گویا ہمارے خاندان کی ہی کہانی تھی۔ بہت اچھا موضوع اور بہت اچھا سبق...... اگلے صفحے پر فرزانہ باجی کی کہانی 'عید کا تحفہ' جگمگا رہی تھی۔ انہوں نے بھی حقیقی تحفے کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد سارہ الیاس کی کہانی 'عید مبارک' پڑھ کر تو آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ میرے ابو کا انتقال بھی میرے بچپن میں ہو گیا تھا، بے اختیار ابو یاد آ گئے اور غزہ کے بچوں کا بھی خیال آیا کہ ان معصوموں کی عید کیسے گزر رہی ہوگی۔ سارہ جی بھی کمال کرتی ہیں، کبھی ہنساتی ہیں تو کبھی رلاتی ہیں! بہرحال جب دل غم سے بھر گیا تو اگلی تحریر حفصہ فیضی کی تھی۔ حفصہ کا شکریہ کہ اس نے ہمیں ماہم کے شعر سنا کر مسکرانے پر مجبور کر دیا۔ اب آخر میں آپ سے شکوہ کرنا ہے کہ براہِ مہربانی ویب سائٹ پر شمارہ بروقت اپ لوڈ کروا دیا کیجیے۔ بہت کوفت ہوتی ہے جب دس پندرہ دن کے بعد شمارہ اپ لوڈ ہوتا ہے، آخر ہم پردیسیوں کے پاس یہی ذریعہ تو ہے خواتین کا اسلام پڑھنے کا۔ (آمنہ راشد سورتی۔ دبئی)

ج: بھرپور تبصرے کا شکریہ۔ آپ کی شکایت متعلقہ شعبے تک پہنچا دی ہے۔

❖ شمارہ 594 عید کا بہترین شمارہ تھا۔ سب سے پہلی کہانی 'عید ملن پارٹی' تو اپنے ہی گھر کی کہانی لگی۔ اسی عید پر فیصلہ ہوا کہ صرف چھوٹی بھابھی پر مہمان نوازی کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا بلکہ باری باری سب کی باری آئے گی۔ اس کے بعد فرزانہ رباب کی کہانی 'عید کا تحفہ' بھی بہت زبردست اور سبق آموز تھی۔ احساس ہوا کہ شوہر کی پسند ناپسند کا خیال مثلاً اس کی پسند کا لباس پہننا ہی گھر میں کتنی خوشیوں کا باعث بن سکتا ہے، میاں بیوی میں محبت بڑھنے کا باعث ہے۔ خواتین کا اسلام بے شک بہت ہی اچھی طرح ہماری اصلاح کرتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے ہم اس سے بہت سی باتیں سیکھ جاتے ہیں۔ (مسز پروین اختر چیمہ۔ گوجرانوالہ کینٹ)

❖ شمارہ 590 کا پیامِ سحر خوشیوں کا پیغام تھا، اب جب تک ہمارا یہ خط شائع ہو گا، کتاب آ چکی ہوگی۔ 'حکمتِ عملی' روزینہ صائمہ کی زبردست کہانی تھی۔ رفعت سعدی کا ناول اچھا تھا لیکن ان کی اب تک کی کہانیوں کی نسبت ان کا یہ ناول کچھ کمزور تھا۔ 'گرمی کا روزہ' صبا یونس کی بہت زبردست تحریر تھی۔ 'من چلے، منجھلے' سارہ جی! کبھی آپ مانو اور فہد کو چھیڑتی ہیں، کبھی اپنے منجھلے ہونے کا شکوہ کرتی ہیں، آخر وہ بھی تو منجھلے ہیں تو ان پر رحم کھایا کریں۔ بزمِ خواتین ہمیں بہت اچھا لگتا ہے۔ (آ۔ ح بنت حبیب الرحمٰن، ملھوالی)

ج: کتاب چند ناگزیر وجوہات کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو گئی۔ آج 22 اگست ہے، عید کو گزرے مہینہ ہونے کو ہے اور اب ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید اب قارئین کو میٹھی عید کا تحفہ نمکین عید پر ہی مل سکے گا!

❖ شمارہ 592 کا پیامِ سحر 'ایک اعتراف اور ایک سوال' پڑھ کے آپ کے لیے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ بلڈ پریشر کا روگ آپ سے دور فرمائے۔ واقعی محترمہ ام دانیال صاحبہ کی تحریر بچے تو بچے ہوتے ہیں بہت سبق آموز تھی۔ آپ کی بچی ساریہ کے بارے میں جب پڑھا تو لگا کہ وہ بہت تحمل والی بچی ہے۔ 'کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے' نویدہ صدیقی صاحبہ کی تحریر پڑھ کر لگا کہ بس ہم آج ہیں تو کل نہیں، ان کی تحریر پڑھ کے آنکھیں بھیگ گئیں۔ ام بریرہ صاحبہ کی 'روزہ دار کے لیے دو خوشیاں' پڑھ کے ہمیں بھی خوشیاں محسوس ہونے لگیں۔ 'ایک بار ایسا ہوا' صائمہ خالد اعوان صاحبہ کی تحریر بالکل فضول سی لگی۔ اس کے علاوہ تمام تحریریں زبردست تھیں۔ (بنت مولانا مفتی مختار احمد۔ لاہور)

❖ شمارہ 590 میں دعا نمبر کی کتاب کے حوالے سے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ خواتین کا اسلام کی طرف سے اس عیدی کا ہمیں انتظار رہے گا۔ روزینہ صائمہ کی ترکیب کو اگر ہر گھر میں آزمایا جائے تو یہ بہترین حکمتِ عملی ثابت ہو سکتی ہے۔ شب کٹی ہے سحر کے انتظار میں ہمیں اتنی خاص پسند نہیں آئی (معذرت کے ساتھ) نکاح کے بول ایسے بابرکت ہوتے ہیں کہ ان سے خود بخود ہی دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ماریہ کو جن وجوہ کی بنا پر نعیم سے نفرت تھی وہ تو خود بخود نکاح کے بعد بے معنی ہو گئی تھیں، نعیم بالکل بدل چکا تھا، ماریہ نے خود مشاہدہ کر لیا تو پھر نفرت کس لیے؟ 'گرمی کا روزہ' یہ آج کل کا معروف بہانہ ہے، سراسر ایمان کی کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو مضبوط بنائے۔ سارہ الیاس کافی عرصے بعد اپنے مخصوص انداز میں نظر آئیں اور پھل والی بات نے تو سب سے زیادہ مزہ دیا۔ (زینب احسن۔ فیصل آباد)

ج: بہت سی بہنیں اس کہانی کو سمجھ ہی نہیں سکیں۔ یہ کہانی مرکزی کردار ماریہ کی ایک مخصوص نفسیاتی کیفیت (کشمکش) کے حقیقی زندگی پر پڑنے والے شدید اثرات کو ظاہر کر رہی تھی۔ اور یہ کیفیت بہت عام ہے، جس کا خود ہمیں خواتین کے خطوط سے اندازہ ہوتا رہتا ہے۔ البتہ کہانی کا کمزور پہلو یہ تھا کہ محترمہ رفعت سعدی کو کہانی کے مرکزی خیال کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کرنا چاہیے تھا۔ اب انہیں چاہیے کہ ایک وضاحتی نوٹ لکھ دیں ورنہ ہمیں پیامِ سحر لکھنا پڑے گا۔

❖ شمارہ 592 دیکھا تو یہ دیکھ کر کہ صفحات میں اضافہ ہوا ہے، بہت خوشی ہوئی۔ 'ایک بار ایسا ہوا' نے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ ویسے صائمہ صاحبہ! ہماری اور آپ کی کچھ عادات قدرِ مشترک ہیں، اس لیے آپ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ اپنا اپنا سا لگا۔ 'ماڈرن افطار پارٹی' واقعی دوسری رسومات کی طرح زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اللہ پاک امتِ مسلمہ کو ہدایت نصیب کرے آمین۔ 'کیا شان کریمی ہے' ایمان افروز واقعہ تھا۔ 'عمل کا ردعمل' سو فی صد ہمارے خیالات کی عکاسی کر رہا تھا۔ واقعی جوائنٹ فیملی سسٹم کے فوائد سے زیادہ نقصانات ہیں۔ شمارے میں قسط وار کہانی کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔ سلسلہ وار چیزیں سبھی اچھی تھیں۔ آخر میں پیامِ سحر پڑھا تو سوچا کیوں نا ہم ہی اس سوال کے جواب میں اپنا قلم اٹھا لیں۔ سو ہم نے تو اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا دیا، آگے آپ کا کام ہے۔

(اخت حذیفہ سمید، رحیم یار خان)

ج: آپ کی تحریر قابلِ اشاعت ہے، ان شاء اللہ جلد شائع ہوگی۔

ایک تجویز

پچھلے دنوں مناجیہ جبیں کا ناول 'رسمِ وفا' اختتام کو پہنچا۔ کئی قاریات کو یہ ناول بہت کھٹک رہا تھا۔ وجہ ایک ڈائجسٹ میں اس کی اشاعت تھی، حالانکہ صرف چند قسطیں ہی چھپی تھیں۔ ہمیں تو اتنے اچھے ناول کو 'خواتین کا اسلام' میں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی تھی۔ اس ڈائجسٹ کے اندر جب اس ناول کی قسطیں شائع ہوئیں تو چند ہی قسطوں میں بہت ساری باتیں قابلِ اعتراض لگیں، جن کی وجہ سے انتہائی ذہنی کوفت کا سامنا کرنا پڑا تھا، مثلاً ریان کا بلیک پینٹ شرٹ میں دلکش لگنا وغیرہ...... لیکن خواتین کا اسلام میں شائع ہونے پر اس ناول میں ایسی کوئی بات میں نے نوٹ نہیں کی۔ لگتا ہے کہ مدیر صاحب نے شمارے کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی کاٹ چھانٹ کی ہے۔

رفعت سعدی کا ناولٹ 'شب کٹی ہے سحر کے انتظار میں' نجانے کیوں پھیکا پھیکا سا لگا حالانکہ اب تک ان کی جتنی تحریریں پڑھی ہیں سب ہی لاجواب تھیں۔ جذبات زبان مانگتے ہیں؟، ہمارے دم سے ہے کائنات میں رنگ، بہت حزیں تھے عنادل بہار سے پہلے، فریب خوابِ ہستی، بلاشبہ ان کے قلم سے وجود میں آنے والی لاجواب تحریریں تھیں۔ پھر رفعت باجی یہ پھیکا سا ناول چہ معنی؟ رسمِ وفا سے پہلے فرزانہ آنٹی کا ناول 'موم کا مکان' بھی لاجواب تھا۔ ایک لڑکی کو کن کن خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے؟ سلیقہ، سگھڑ پن حقیقت میں کہتے کسے ہیں؟ ناول میں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ اسمہ کی ٹرے میں چائے نہ گرانے والی بات تو ہمارے ذہن سے چپک کر رہ گئی ہے۔ ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ٹرے میں چائے نہ گرے۔ اس سے ایک اچھی اصلاحی کہانی کے تاثر کا وہ قاریات بخوبی اندازہ کریں جو کہتی ہیں کہ صرف مضامین ہی ہونے چاہئیں۔ اب میری آپ سے ایک گزارش ہے کہ 'سائبان بننے تک' اور 'موم کا مکان' کو بھی کتابی شکل میں شائع کر دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ آج کل کی لڑکیاں اس بات سے بالکل ناواقف ہیں کہ سسرال میں کس طرح رہا جاتا ہے؟ نتیجتاً ذرا ذرا سی باتوں پر روٹھ کر میکے آ جاتی ہیں۔ امید تو ہے میری تجویز پر آپ ضرور غور کریں گے، ورنہ ہمارا کیا ہے، جس طرح ہم اپنی تحریریں بھیجنے کے بعد پلٹ کر یہ نہیں پوچھتے کہ اس کا کیا بنا؟ اسی طرح یہ بھی نہ پوچھیں گے ہماری تجویز کا کیا بنا؟ (سامعہ کنول، کراچی)

ج: آپ کا تجزیہ اچھا لگا۔ تجویز بھی اچھی ہے اور یہ بات پہلے ہی بتائی جا چکی ہے کہ دعا نمبر کی کتاب کے بعد ان شاء اللہ باقی سلسلے بھی کتابی شکل میں شائع کریں گے۔ بس یہ پہلی کتاب جلد از جلد منظرِ عام پر آ جائے، اس کے لیے آپ سب خصوصی دعا کریں۔

یادیں ہم سفر میری

آہ! میرے والد محترم

مسفرہ اظہر۔ بہاول نگر

”آپ کے والد صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے اور وہ سڑک پر گرے ہوئے ہیں، جا کر دیکھیں۔“ کسی شخص نے بڑے بھائی جان مظہر صاحب کو فون پر اطلاع دی۔

ہم سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ بھائیوں نے ابو جان کو ہسپتال پہنچایا۔ عصر کی اذان سے دس منٹ پہلے اباجی شب جمعہ کے لیے گھر سے نکلے اور راستے میں حادثہ پیش آگیا۔ ابوجی کا نام ماسٹر محمد اظہر تھا اور وہ مبارک پور کے رہائشی تھے۔ اباجان ساری زندگی تبلیغی جماعت سے منسلک رہے مگر وہ ایسے تبلیغی نہ تھے کہ اپنے ماتحتوں اور اولاد کو بھی بس آرام سے کہتے رہیں، کوئی مان لے تو ٹھیک ہے نہ مانے تو اس کی مرضی۔ نہیں بلکہ ان کی دعوت کے پیچھے ڈنڈا بھی تھا خاص طور پر اپنی اولاد کے لیے۔

مثال کے طور پر جب میں دس سال کی تھی تو ایک دن ابو جان نے مجھے اور بڑے تین بھائیوں کو فجر کی نماز کے لیے جگایا۔ کئی دفعہ ہلاتے اور آوازیں دیتے رہے مگر ہم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ بچوں کے چکر میں اپنی جماعت کی نماز نکل جائے گی تو فوراً چلے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر آئے تو ڈنڈا اٹھالیا اور ہمیں رضائیوں کے اوپر سے مارنا شروع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا، ہم چاروں بہن بھائی دوڑ پڑے۔ وہ دن اور آج کا دن، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم ابو جان اور امی جان کی ایک آواز پر نہ اٹھے ہوں۔

ابو جان اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی اولاد کی اصلاح کے لیے گھر میں کوڑا لٹکا کر رکھے۔ اپنی اولاد پر بہت زیادہ شفقت فرماتے تھے، ہر بات پیار سے سمجھاتے تھے، لیکن چونکہ مزاج میں اعتدال تھا، اس لیے شفقت اور محبت کے ساتھ جب دیکھتے کہ مار کی یا ڈانٹ ڈپٹ کی ضرورت ہے تو بقدرِ ضرورت تنبیہ کرتے۔ میرے ہوش سنبھالتے ہی مجھے شرعی پردہ کروادیا، حالاں کہ ہمارے ننھیال اور ددھیال میں کہیں پردے کا رواج نہیں تھا۔ بس میری امی جان شرعی پردہ کرتی تھیں۔ اباجی نے ماشاء اللہ بہت ہی محتاط زندگی گزاری۔ ہماری خالہ جان ایک دفعہ ہمارے گھر بیٹھی تھیں کہ ابو جان گھر تشریف لائے۔ خالہ جان فوراً اٹھ کر جانے لگیں۔ ہم نے کہا۔ خالہ جان بیٹھی رہیں، تو کہنے لگیں، نہیں میں اپنے گھر جاتی ہوں، اس لیے کہ بھائی پردہ کرتے ہیں۔ مجھے بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے۔

امی جان بھی بہت نیک تھیں۔ ہم دس بہن بھائیوں کے کام خود کرتی تھیں، پھر کاموں سے فارغ ہو کر خود بھی جامعہ دارالترتیل بہاول پور میں تقریباً تین سال قرآن پاک پڑھنے جاتی رہیں۔ انہیں قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ ساتھ ساتھ علم الصرف بھی پڑھتی تھیں، ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کاپی آج بھی موجود ہے۔

امی جان کی وفات کے بعد ابو جان تقریباً سات سال زندہ رہے۔ ابو جان کے پاس تین بھائی رہتے تھے۔ ایک بار دو بھابھیاں میکے چلی گئیں، جب ابوجی کو پتا چلا کہ گھر میں ایک بہو ہے تو بھائیوں سے ناراض ہوئے کہ تم باری باری اپنی بیویوں کو میکے بھیجا کرو، ایک وقت میں ایک جائے اور دو گھر میں رہیں تاکہ ایک پر کاموں کا سارا بوجھ نہ آجائے۔

جب بیٹے جوان ہوگئے تو ابو جان نے علماء سے پوچھا کہ میں اپنی اولاد کو کس طرح کام کا کہوں کہ اگر وہ نہ کر سکیں تو انہیں نافرمانی کا گناہ نہ ہو۔ انہیں بتایا گیا کہ آپ اپنی اولاد کو یوں کہا کریں۔ بیٹے! اگر آپ مناسب سمجھو تو یہ کام کر لو پھر اگر بیٹے وہ کام نہ کر سکتے تو کبھی نہ ڈانٹتے اور نہ ہی ناراض ہوتے۔

وہ کبھی گھر کے کاموں سے نہیں شرماتے تھے بلکہ سنت سمجھ کر خوشی سے میری امی جان کے ساتھ کام کروا دیتے تھے۔ سبزی کاٹتے، آٹا گوندھ دیتے، حتیٰ کہ اپنے پھٹے ہوئے کپڑے خود ہی سی لیتے، بٹن لگا لیتے۔ اگر امی منع کرتیں تو کہتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ کام کرواتے تھے، ہم نے بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنا ہے۔ 74 سال کی عمر میں دراسات دینیہ کا کورس پڑھنا شروع کیا اور تین سال میں مکمل کیا۔ ایم اے اسلامیات تھے۔ ایک دن چھوٹی بہن سے کہا کہ بیٹا! آج میں 77 سال کا ہوگیا ہوں۔ اسی دن شام کو ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے، آگے سے بکریوں کا ریوڑ آگیا، اس سے بچتے بچاتے ہوئے گزر رہے تھے کہ سامنے سے موٹر سائیکل ٹکرا گیا۔ ابو جان سڑک پر گر گئے۔ سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ چار یا پانچ گھنٹے ہوش میں رہے۔ اس دوران کوئی فریاد نہیں کی، حتیٰ کہ اف تک نہیں کی، بلکہ آیۃ الکرسی اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے رہے۔ اگر کسی نے حال پوچھا تو فرمایا۔ شکر الحمدللہ ٹھیک ہوں۔ ابوجی کے ناک منہ اور کانوں سے خون نکل رہا تھا پھر بے ہوش ہوگئے۔ رات بارہ بجے سر کا آپریشن شروع ہوا جو کہ صبح پانچ بجے ختم ہوا۔ کلمہ پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہوئے۔

ایک ماہ پانچ دن آئی سی یو میں رہے اور بے ہوشی میں ہی انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 20 جون کو حادثہ پیش آیا اور 25 جولائی 2013ء کو بوقت افطار وفات ہوئی اور ٹھیک چار گھنٹے بعد یعنی رات گیارہ بجے نماز تراویح کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء، طلبہ، صلحاء نے شرکت فرمائی۔ نماز جنازہ جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ قاریات بہنوں سے گزارش ہے کہ میرے اباجان اور امی جان کے لیے دعا مغفرت ضرور کریں۔

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین

The TRUTH

Subscription Charges

Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)

Bank Account → The Truth Intr. Current A/c no. 0184-0100310268
Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi

کراچی: 0334-3372304 | حیدر آباد: 0300-3037026
لاہور: 0300-4284430 | سرگودھا: 0321-6018171 | سکھر: 0300-9313528
فیصل آباد: 0333-4365150 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0305-8425669
پشاور: 0314-9007293 | کوئٹہ: 0321-8045069

پرانے شمارے بھی منگوائے جا سکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ
دی ٹرتھ 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی
0322-2740052, 021-36881355

www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com